www.novelsclubb.com
نورِ آشنائی
ناولز کلب
از قلم درِنایاب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نورِ آشنائی

از قلم

درنایاب

www.novelsclubb.com

نورِ آشنائی ناول قسط نمبر_6

تم کہتی ہو حجاب کیوں؟

کیونکہ یہ تمہیں فتنوں سے بچاتا ہے۔

تم کہتی ہو پردہ کیوں؟

کیونکہ یہ تمہاری حفاظت کا انتظام ہے۔

تم کہتی ہو یہ فار میلیٹی کیوں؟

کیونکہ یہی تمہاری پہچان ہے۔

تم کہتی ہو فیشن کیوں نہیں؟

کیونکہ حیا ہی تمہارا زیور ہے۔

تم کہتی ہو مرد کیوں نہیں؟

کیونکہ حجاب تمہارا حق ہے۔

تم کہتی ہو اس سے باقیوں کو کیا فائدہ؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیونکہ تمہاری بے پردگی ہی فتنے پھیلاتی ہے۔

تم کہتی ہو اس سے مجھے کیا فائدہ؟

کیونکہ یہ نہ صرف تمہیں عزت دلاتا ہے

بلکہ دوسروں کی نظریں بھی جھکاتا ہے۔

تم کہتی ہو یہ اتنا اہم کیوں؟

کیونکہ یہ تمہارے رب کا حکم ہے۔

ہاں وہی رب جس نے تمہیں رحمت

بنا کر بھیجا اور تمہیں وہ مقام دلایا

جو کسی دوسرے مذہب میں تمہاری

جنس کو حاصل نہیں۔

اور اس نے تمہیں ہی یہ حکم دے

کر سارے جہاں میں قیمتی بنادیا۔

(دُرِّنایاب)

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ ستمبر کے اوائل دن تھے۔اس مہینے میں بھی گرمی کا زور ٹوٹا نہیں تھا لیکن ہاں سورج طلوع ہونے سے پہلے اور رات عشاء کے بعد یہ گرمی ہلکی سی سردی میں بدل جاتی تھی۔ بالکل ہلکی سی، اتنی کہ ایک ہلکا سا کپڑا اوڑھ کر سویا جائے۔آج کی صبح کافی خوشگوار تھی۔ خلافِ معمول آج دھوپ نہیں نکلی تھا۔ٹھنڈی ہوا کے ساتھ آسمان پر سفید بادلوں کا راج تھا اور اتنا حسین موسم صرف باہر کا ہی نہیں بلکہ اس کے دل کا موسم بھی آج اتنا ہی حسین تھا۔ صبح کے سات بج رہے تھے جب وہ جماہی لیتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔ خلافِ معمول آج اسے جلدی اٹھنا تھا کیونکہ آج اس کا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔آج وہ بہت خوش تھی۔ بھوری آنکھوں میں نیند ہی نیند تھی لیکن یہ خیال کہ وہ ایک نئی دنیا میں قدم رکھنے جا رہی ہے اس کی نیند بھگانے کو کافی تھا۔ہاں "میڈیکل کی دنیا میں"۔ نئی صبح، نیا دن، نئی سوچ، نیا خواب، نئے ارادے، نیا سفر، اور نئی جگہ۔

"واؤ! آج اریحہ رضوان کتنی خوش ہے کوئی اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔"

وہ جوش سے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملاتے ہوئے پورے دل سے مسکرائی تھی۔ پھر اپنے بھورے بالوں کو سمیٹتے ہوئے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔

قریباً آدھے گھنٹے بعد وہ نم بالوں کو تولیے سے رگڑتے ہوئے سنگھار میز کے سامنے کھڑی تھی۔ اس نے تولیہ بیڈ پر ایک طرف اچھالا اور خود کو آئینے میں دیکھنے لگی۔ سفید جینز کے ساتھ پِنک پھولوں والا پرنٹڈ ٹاپ جس کے بازو کھلے تھے، بہت کھلے! اور نیچے آخر پر یعنی کلائیوں والی جگہ پر الاسٹک ڈال کر چُنٹ ڈالے گئے تھے۔ وہ اس لباس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس کی سرخ و سفید رنگت پر یہ رنگ بہت کھل رہے تھے بلکہ اس پر تو ہر رنگ ہی کھلتا تھا۔ وہ تھی ہی اتنی خوبصورت، سادگی میں بھی پیاری لگنے والی لیکن اس کے باوجود بھی یوں اس طرح تیار ہونا، بننا سنورنا اسے اس سترہ سال کی عمر میں بھی بہت پسند تھا۔ اس نے بھورے سلکی بالوں کو ہیئر ڈرائر سے خشک کرنے کے بعد نیچے سے کرل کیا۔ پھر اپنی بھوری آنکھوں پر ہلکا سا لائنر لگانے کے بعد گھنی پلکوں کو مسکارے سے سجایا۔ وہ آج بہت خوب صورت دِکھنا چاہتی تھی یونیورسٹی کی ہر لڑکی سے زیادہ خوبصورت اس لیے نہیں کہ اسے لوگوں کی توجہ حاصل کرنی تھی بلکہ اس لیے کیونکہ اس کا بھی یہی خیال تھا۔

"First impression is the last impression!"

وہ اب بالکل تیار تھی۔ اس نے مسکراتے ہوئے ایک بااعتماد اریحہ کو آئینے میں دیکھا۔

پرفیکٹ!" وہ مطمئن ہوتے ہوئے مسرور سا بولی۔ یکایک اس کی ماما کی آواز اس کے کانوں سے "

www.novelsclubb.com

ٹکرائی جو اسے نیچے ڈائننگ ہال میں ناشتے کے لیے بُلا رہی تھیں۔

"اوہ، آٹھ بج گئے اور نو بجے مجھے یونیورسٹی پہنچنا ہے۔ اففف اریحہ جلدی کرو! آرہی ہوں ماما۔"

وہ وال کلاک دیکھتے ہوئے سر پر ہاتھ مار کر بڑبڑائی اور پھر اپنی ماما کو بلند آواز میں آنے کا کہہ کر خود کو ایک آخری نظر آئینے میں دیکھ کر نیچے بھاگی۔

گڈ مارننگ ماما بابا!" وہ ڈائننگ ہال میں پہنچی تو رضوان صاحب سربراہی کرسی پر بیٹھے موبائل" میں مصروف تھے اور خدیجہ بیگم جگ سے پانی گلاس میں انڈیل رہی تھیں۔ ناشتے کی میز طرح طرح کے لوازمات سے بھری پڑی تھی۔

اس کی آواز پر دونوں نے چونک کر سر اُٹھایا جواب خدیجہ بیگم کے سامنے والی (یعنی اپنے بابا کے دوسری سائیڈ والی) کرسی کھینچ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

گڈ مارننگ بیٹا! ہو گئی ریڈی؟ خدیجہ بیگم نے مسکراتے ہوئے جواب کے ساتھ ساتھ استفسار" بھی کیا لیکن رضوان صاحب کچھ نہ بولے۔ وہ بس خاموش نظروں سے سر تا پاؤں اس کا جائزہ لینے لگے۔

جی ماما ہو گئی۔" اس نے بھی مسکرا کر جواب دیا لیکن بابا پر نظر پڑتے ہی اسے کچھ غلط ہونے کا" احساس ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بیٹا کیا آپ واقعی تیار ہیں؟" وہ اب مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ تھے اور سنجیدگی سے پوچھ "
رہے تھے۔ ان کی آنکھیں بے تاثر تھیں۔

ج۔ جی بابا!" اس نے مختصر ساجواب دے کر سر جُھکا لیا۔"

خدیجہ بیگم نے حیرانگی سے اپنے شوہر کو دیکھا۔

بیٹا آپ اس طرح جائیں گی یونیورسٹی؟" وہ بالکل بھی سختی سے نہیں پوچھ رہے تھے ان کا لہجہ "
نرم تھا لیکن دوٹوک تھا۔

جی بابا! کیوں کیا ہوا؟!" اب کہ وہ اُلجھن کا شکار ہوئی تھی۔ آج سے پہلے تو بابا نے کبھی اتنے "
غور سے اس کا جائزہ نہیں لیا تھا اور اب بھی ان کا اشارہ غالباً اس کے ڈریس کی جانب تھا۔

آپ کو نہیں لگتا آپ دوپٹہ لینا بھول گئی ہیں؟" وہ اسی سنجیدگی سے گویا ہوئے۔"

لیکن بابا آپ جانتے تو ہیں میں ہمیشہ ایسے ہی ہوتی ہوں۔ یہ دوپٹہ لینا۔۔(اس نے جھرجھری "
"لی) یہ تو میں نے کبھی نہیں کیا۔

جی بیٹا بالکل! گھر تک کی بات تو ٹھیک ہے لیکن جب اچھے گھرانوں کی لڑکیاں گھر سے باہر "
نکلتی ہیں تو سر ڈھانپ کر نکلتی ہیں۔ آپ سر نہ ڈھانپیں لیکن کم از کم گلے میں تو دوپٹہ لیجیے۔"

انہوں نے اسے نرمی سے سمجھانا چاہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ یہ نہ کہہ سکے کہ مسلمان گھرانوں کی لڑکیاں خود کو حیا کی چادر میں چھپا کر گھروں سے نکلتی ہیں، انہیں اس طرح باہر نکلنا بالکل بھی زیب نہیں دیتا کیونکہ یہ اس کے لیے بہت زیادہ ہو جاتا۔ وہ کبھی بھی اریحہ پر روک ٹوک نہیں کرتے تھے۔اس نے آج تک جو چاہا جیسا فیشن چاہا کیا تھا۔ رضوان صاحب نے کبھی اپنی بیٹی کو نہیں روکا تھا۔انہیں اس بات کی تسلی تھی کہ وہ کالج آتے جاتے وقت سر پر دوپٹے کے نام پر ایک عدد سٹالر تو لیتی ہی ہے نا آہستہ آہستہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔ لیکن آج اسے اس طرح دیکھ کر، اتنی بڑی تبدیلی دیکھ کر انہیں دھچکا لگا تھا۔وہ جانتے تھے کہ ان کی بیٹی خوبصورت ہے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اس خوبصورتی کو چھپا کر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے ورنہ یہ خوبصورتی اس کے لیے فتنہ بھی بن سکتی ہے لیکن وہ یہ بات اپنی بیٹی کو کبھی سمجھا نہیں سکے۔انہوں نے ہر طرح سے کوشش کر لی تھی لیکن وہ سمجھنے کی بجائے اُلٹا ان سے خفا ہو جاتی اور رضوان صاحب اس کی ناراضگی کے آگے ہار جاتے۔بس ایک کوشش تھی جو انہوں نے آج تک نہیں کی تھی اور وہ تھی قرآن سے تربیت کرنا۔انہیں لگتا تھا کہ ان کی بیٹی ان سب چیزوں کے لیے ابھی بہت چھوٹی ہے لیکن وہ یہ سمجھ ہی نہ پائے کہ اصل عمر ہی وہ ہوتی ہے بچوں کی تربیت کرنے کی۔بعد میں تو بس بچے رہ جاتے ہیں اور ان کی خواہشات! اور اب وہ اس بات پر بے انتہا پچھتاتے تھے

"لیکن بابا۔۔"

"!اریحہ۔۔! باباٹھیک کہہ رہے ہیں بیٹا"

اس سے پہلے کہ وہ اپنے دفاع میں کچھ بولتی خدیجہ بیگم نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے بابا کی بات ماننے کے لیے کہا تو وہ سر جھکا کر رہ گئی۔

اس کی ماما نے آج تک کبھی اس معاملے میں اپنے شوہر کی ہاں میں ہاں نہیں ملائی تھی اور نہ ہی ان کے ساتھ مل کر اپنی بیٹی کو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔اگر سمجھاتیں تو شاید وہ سمجھ بھی جاتی کیونکہ جیسی تربیت ایک ماں کر سکتی ہے ویسی سب مل کر بھی نہیں کر سکتے۔خدیجہ بیگم کی سوچ اپنے شوہر سے بہت مختلف تھی۔وہی سوچ جو آج کل زیادہ تر لوگوں کی ہوتی ہے کہ یہ سب پرانی باتیں ہیں۔اس میں قصوران کا بھی نہیں تھا۔وہ جس ماحول میں بڑی ہوئی تھیں اور جوان کے بڑوں نے انہیں سکھایا تھا تو ان کا ردعمل پھر یہی بنتا تھا۔اس لیے ایک مسلمان لڑکی کے لیے دین کی تعلیم حاصل کرنا بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس نے نسلوں کی تربیت کرنی ہوتی ہے۔

ایک مرد دین کا علم حاصل کرے تو معاشرہ سنورتا ہے لیکن جب ایک عورت دین کا علم ”
”حاصل کرے تو نسلیں سنور جاتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ لمحوں بعد وہ اپنے بابا کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ رہی تھی۔چونکہ آج اس کا پہلا دن تھا تو رضوان صاحب خود اپنی بیٹی کو چھوڑنے جانا چاہتے تھے پھر اس کے بعد ڈرائیور کے ساتھ ہی اس کا آنا جانا ہوتا۔

وہ گاڑی میں بیٹھ گئی تو سٹیئرنگ پکڑے رضوان صاحب نے گردن موڑ کر سر جھکائے بیٹھی اپنی بیٹی پر ایک بھرپور نگاہ ڈالی تھی۔اب اس کے گلے میں سفید رنگ کا ایک ہلکا پھلکا سا شفون کا دوپٹہ تھا جو اس نے مفلر کی طرح لے لیا تھا۔چلو جیسے بھی لیا لیکن گلے میں تو تھا نا۔رضوان صاحب نے ایک تسلی بھرا سانس خارج کیا۔

چلیں بیٹا؟"انہوں نے اس کا موڈ چیک کرنے کے لیے پوچھا۔"

جی بابا چلیں۔"وہ بھی نارمل انداز میں بولی۔"

انہوں نے سر کو خم دیتے ہوئے مسکرا کر گاڑی سٹارٹ کی اور منزل کی جانب دوڑا دی۔سارے راستے وہ اس سے ہلکی پھلکی باتیں کرتے آئے۔اس کا لہجہ بھی نارمل تھا تو وہ مطمئن ہو گئے

لیکن۔۔!!

قریباً بیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد سیاہ گاڑی ایک بلند و بالا عمارت کے سامنے رکی۔وسیع و عریض

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رقبے پر پھیلی یونیورسٹی کے اندر، باہر، سڑک پر ہر جگہ سٹوڈنٹس ہی سٹوڈنٹس دکھائی دے رہے تھے۔یونیورسٹی اندر سے تو خوبصورت تھی ہی لیکن یہ باہر سے بھی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھی۔اتنی کہ ہر گزرنے والے کو رک کر اپنی جانب دیکھنے پر مجبور کر دیتی۔اس منظر میں کھوئے ہوئے کچھ لمحوں کے لیے تو وہ بالکل بھول گئی تھی کہ وہ یہاں کیوں آئی ہے۔رضوان صاحب نے مسکرا کر اپنی بیٹی کو دیکھا۔وہ سامنے کے منظر کو اپنی پوری آنکھیں کھولے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں دیکھ رہی تھی۔آخر اس کا خواب پورا ہونے جا رہا تھا،وہ میڈیکل کی دنیا میں اپنا پہلا قدم رکھنے جا رہی تھی۔

اریحہ۔۔؟؟"رضوان صاحب نے تھوڑا بلند آواز میں پکارا۔"

جج۔۔جی بابا؟کیا ہوا؟"وہ ان کی طرف دیکھتے ہوئے ایسے مڑی جیسے خواب سے جاگی ہو۔"

آپ لیٹ ہو رہی ہیں!"انہوں نے گھڑی دیکھتے ہوئے مزے سے اس کے سر پر دھماکہ کیا۔"

او۔۔اووو بابا۔۔میں تو بھول ہی گئی تھی۔مم۔۔میں واقعی لیٹ ہو رہی ہوں۔۔او کے اللہ حافظ!"وہ ان کے انکشاف پر قریباً بوکھلاتے ہوئے سر پر ہاتھ مار کر بولی اور جلدی جلدی گاڑی سے اترنے لگی۔

اچھا سنو بیٹا۔۔!"وہ اسے بے اختیار روک بیٹھے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ جو دروازہ کھولنے ہی والی تھی ان کے پکارنے پر ٹھہر سی گئی۔

جی بابا!" وہ پلٹی تو اس کے چہرے پر سنجیدگی رقم تھی۔"

وہ وہی کہنا چاہتے تھے جو ہر باپ کو اس وقت اپنی بیٹی کو کہنا چاہیے۔

واپسی پر رؤف پِک کرنے آئے گا آپ کو۔" کچھ لمحے توقف کے بعد وہ بولے تو مسکراتے" ہوئے بات بدل گئے لیکن وہ ان کی آنکھیں پڑھ چکی تھی۔

ڈونٹ وری بابا! آپ بے فکر ہو جائیں۔ آپ کی یہ بیٹی آپ کا مان کبھی نہیں توڑے گی، کبھی" کوئی ایسا کام نہیں کرے گی جس کی وجہ سے آپ کی تربیت پر کوئی انگلی اُٹھے۔"اس نے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے انہیں اعتماد دلایا تو رضوان صاحب اپنی بیٹی کی سمجھداری پر مسکرائے بغیر رہ نہ سکے۔

"مجھے آپ سے یہی اُمید تھی بیٹا۔"

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر نم آنکھوں سے مسکرائے۔

جی بابا! اس بات کو تو آپ بھی اچھے سے جانتے ہیں کہ لڑکوں سے مجھے کس قدر چِڑ اور الجھن" ہے اور دوسری بات! میں یہاں دوست بنانے نہیں پڑھنے آئی ہوں۔ میری آج بھی ایک ہی دوست ہے اور یونیورسٹی کے لاسٹ ڈے بھی ایک ہی ہوگی اور وہ صرف روبی ہے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(روبی اس کی بچپن سے بہترین دوست رہی تھی)"اس مرتبہ اس کی آواز میں جوش تھا۔

رضوان صاحب بس خاموشی سے اپنی بیٹی کو مسکراتے ہوئے دیکھتے رہے لیکن اس کی بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔

لیکن بابا۔۔!"اس کا چہرہ یکدم سپاٹ ہوا۔رضوان صاحب چونکے۔"

آپ بھی مجھ سے ایک وعدہ کریں کہ آپ مجھے پڑھائی کے ختم ہونے تک اور بعد میں یا کبھی" بھی یہ(گلے میں ڈالے دوپٹے کی طرف اشارہ کیا)اس طرح کی فار میلیٹیز کے لیے فورس نہیں کریں گے کیونکہ یہ چیزیں مجھے بہت ڈسٹرب کرتی ہیں۔میں جیسی ہوں مجھے ویسی رہنے دیجئے، زبردستی اسلام پر عمل نہیں کروایا جاتا بابا۔۔!"اس کا لہجہ سخت نہیں تھا لیکن نرم بھی نہیں تھا۔ بس سنجیدہ اور سپاٹ! آخری الفاظ کہتے ہوئے اس نے ان کی جانب دیکھ کر جیسے کچھ جتایا تھا۔پھر رخ موڑا اور سامنے روڈ پر دیکھتے ہوئے دوبارہ بولنے لگی۔

آپ کو اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ آپ کی بیٹی کبھی بھی قابلِ اعتراض ڈریسنگ کر کے نہیں" جائے گی لیکن خود کو ڈھانپنا اور کَور کرنا(اب کہ رخ ان کی طرف موڑا)سوری بابا یہ مجھ سے نہیں ہوگا!!"یہ کہہ کر وہ رکی نہیں اور دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکل گئی۔رضوان بیگ خاموشی سے اپنی بیٹی کو جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔اس کی باتیں ان کے دل پر تیر کی طرح لگی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھیں۔انہیں اس کی باتوں سے تکلیف پہنچی تھی اور بہت پہنچی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ خود کو تسلی دیتے ان کی نم بھوری آنکھوں نے ایک اور تکلیف دہ منظر دیکھا۔

اریحہ یونیورسٹی کا گیٹ کراس کرتے ہی رکی اور گردن میں ڈالا ایک واحد دوپٹہ بھی نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا پھر بالوں کو دوبارہ سے ویسے ہی سیٹ کرتے ہوئے وہ مسکرائی اور پُراعتماد چال چلتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

یہ منظر یونیورسٹی کے اندر ہی اس سے کافی فاصلے پر دور درختوں کے پاس گھنی پلکوں والی دو شہد رنگ آنکھوں نے بھی نہایت کرب سے دیکھا تھا۔وہ آنکھیں بہت خوبصورت تھیں بہت زیادہ لیکن صرف آنکھیں ہی تو تھیں جو نظر آرہی تھیں۔اس کا باقی وجود تو مکمل پردے میں لپٹا ہوا تھا لیکن وہ سیاہ عبایا میں ملبوس سراپا پھر بھی بہت خوبصورت تھا۔کیوں بھلا۔۔؟؟

www.novelsclubb.com

آج رضوان صاحب کو اچھے سے سمجھ آگیا تھا کہ وہ کسی کو بھی سیدھے راستے پر نہیں لا سکتے جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔انہوں نے کرب سے آنکھیں موندیں اور جب کھولیں تو آنسوؤں سے لبریز تھیں۔انہوں نے کھڑکی سے باہر نیلے آسمان پر ایک امید بھری نگاہ ڈالی (شاید دل میں اپنی بیٹی کی ہدایت کے لیے دعا کی تھی) پھر آنکھیں صاف کرتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی اور اپنے آفس کی جانب گھمادی۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ جیسے ہی یونیورسٹی میں انٹر ہوئی تو ہر ایک نگاہ اس کی جانب اٹھی تھی۔کیسے نہ اٹھتی وہ تھی ہی اتنی خوبصورت۔اتنی کہ یونیورسٹی میں کوئی لڑکی اگر اس کی خوبصورتی کا مقابلہ کر بھی لیتی تو اس کے چہرے کی معصومیت کا نہ کر پاتی اور یہ اس کی معصومیت ہی تھی جو سب کو اس کی جانب متوجہ کیے ہوئے تھی۔وہ پُراعتماد چال چلتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔اسے دیکھ کر کچھ سٹوڈنٹس کی نظروں میں ستائیش ابھری،کچھ کے جیلسی اور کچھ تو خاص طور پر لڑکے اسے عجیب نظروں سے یوں گھور رہے تھے جیسے وہ کوئی خوبصورت ڈیکوریشن پیس ہو اور اسے دیکھ دیکھ کر ان کی نظریں نہ تھک رہی ہوں۔وہ جب تک یونیورسٹی کی مین روش سے سب کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی کسی نے بھی اس پر سے نظریں نہیں ہٹائی تھیں۔دور کہیں وہ خوبصورت دو شہد رنگ آنکھیں بھی اسے دیکھ رہی تھیں۔

یار نور۔۔کتنی حسین لڑکی تھی نا؟!"اس شہد رنگ آنکھوں والی مکمل پردے میں لپٹی لڑکی" کے پیچھے کھڑی اس کی دوست ایمن نے پرجوش سے انداز میں اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ اس کی جانب مڑی اور بے تاثر نگاہوں سے اسے دیکھا۔ایمن نے اسے سر تا پاؤں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھا۔اس کا حلیہ آج بھی ہمیشہ کی طرح ہی تھا۔وائٹ جو گرز کے ساتھ مکمل سیاہ عبایا میں ملبوس، ہاتھوں میں سیاہ دستانے پہنے اور نقاب سے جھلکتی سنہری آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتی ہوئی وہ لڑکی ایمن کو ہمیشہ کی طرح آج بھی بہت خوبصورت لگی تھی۔اس کا یہ پردہ ہی تھا جو اسے سب میں ممتاز بناتا تھا۔کہنے کو تو بس صرف اس کی آنکھیں ہی نظر آرہی تھیں لیکن وہ آنکھیں اس قدر حسین اور گہری تھیں کہ اگر کوئی ان آنکھوں میں دیکھ لیتا تو وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتا کہ یہ آنکھیں کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ سکتی ہیں۔ان آنکھوں کا سنجیدہ تاثر ہی انہیں خوبصورت بناتا تھا۔

نور اور ایمن دونوں کالج ٹائم سے بیسٹ فرینڈز تھیں لیکن صرف بقول ایمن کے، جبکہ نور اسے صرف اپنی دوست مانتی تھی (کیونکہ نور کی سوچ یہ تھی کہ بیسٹ فرینڈ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہوتے ہیں) جس کالج میں نور پڑھتی تھی وہاں وہ واحد اکیلی لڑکی تھی جو عبایا اور مکمل پردے میں آیا کرتی تھی اور یہ کالج شہر کے مہنگے ترین کالجوں میں سے ایک تھا۔اس کالج میں پڑھنے والی تقریباً سب ہی لڑکیوں کا تعلق ایلیٹ کلاس فیملیز سے تھا دوسرے لفظوں میں "امیر گھرانوں کی بگڑی لڑکیاں" جن کی نظر میں پردہ کوئی بہت ہی اولڈ فیشن اور آکورڈ چیز تھا یہی وجہ تھی کہ وہ سب نور کو حقارت اور کمتری کی نگاہ سے دیکھتی تھیں۔نور کا شمار مڈل کلاس لڑکیوں میں ہوتا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھا۔اس کا تعلق بالکل بھی امیر گھرانے سے نہیں تھا لیکن چونکہ وہ ایک بہت ہی لائق، قابل، ہونہار اور ذہین لڑکی تھی اس لیے وہ شروع سے ہی سکالرشپز پر پڑھتی آئی تھی۔اس کے لیے اس کالج میں داخلہ لینا کوئی بڑی بات نہ تھی۔اس کے گھر کا ماحول بہت دینی نہیں تھا لیکن چونکہ وہ قرآن کی ایک طالبہ تھی اس لیے سب کا رویہ اس کے ساتھ برا ہونے کے باوجود بھی اس کا اخلاق کسی کے ساتھ بھی برا نہیں تھا بلکہ بہت اچھا اور خوبصورت تھا۔وہ نرم مزاج تھی لیکن وہ مغرور لڑکیاں یہ سمجھتی تھیں کہ یہ سب ان پردے والیوں کی چالیں ہوتی ہیں انہیں اپنے جیسا بنانے کے لیے اور اس لیے ہر کوئی اس سے دور بھاگتا تھا، کوئی بھی اس کے پاس بیٹھنے کو تیار نہ ہوتا تھا اور رہی سہی کسر اس کے پڑھائی کے ریکارڈز نے پوری کر دی تھی جو ان لڑکیوں کو اس سے جلانے کے لیے اور نفرت کروانے کے لیے کافی تھے۔لیکن ایسے میں ایمن وہ واحد لڑکی تھی جسے اس کے اخلاق نے بہت متاثر کیا تھا۔اس کی سوچ باقی لڑکیوں سے بہت مختلف تھی۔وہ تو ان کے سخت رویوں پر بھی نور کی خوش اخلاقی دیکھ کر حیران تھی جبکہ نور کو کسی کے بھی رویے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ایمن دیکھ سکتی تھی کہ وہ کس طرح ہر جگہ اکیلی ہی بیٹھی رہتی ہے اور ہر وقت سر کتابوں میں دیے رکھتی ہے۔وہ حیران تھی اس کی بے نیازی پر! اور یہی وجہ تھی جو اسے نور کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانے پر مجبور کر گئی تھی۔نور نے بھی انکار نہیں کیا تھا۔ایمن

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی طرح پردہ تو نہیں کرتی تھی لیکن وہ باقی لڑکیوں کی طرح زیادہ فیشن ایبل بھی نہیں تھی۔

(وہ اپنے برانڈڈ شلوار قمیض کے اوپر کم از کم سر پر دوپٹہ ضرور اوڑھتی تھی

ہمم بہت زیادہ۔۔! "اس نے ایمن کی بات کا سنجیدہ سا جواب دیا۔"

تم کیا سوچ رہی ہو نور؟ "ایمن اس کے سپاٹ انداز پر ٹھٹھکی۔"

ایمن! تم نے دیکھا؟ سب کس طرح سے دیکھ رہے تھے اسے؟ "اس کے لہجے میں افسوس واضح تھا۔ ایمن نے اس کی بات پر گہرا سانس لیا۔

چھوڑو نا! ہر کسی کو سیدھے راستے پر لانا ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔" وہ اسے سمجھانے کی غرض سے لاپرواہی سے بولی۔

لیکن میں کوشش ضرور کروں گی! "نور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی آگے بڑھ گئی تو ایمن حیران سی اس کے پیچھے لپکی۔

نور کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ لڑکی کتنی مغرور لگتی ہے، تمہیں لگتا ہے کہ وہ کبھی تمہاری بات سنے گی؟ اور آج تک تو کبھی کسی نے تمہاری بات سنی نہیں اور پھر مجھے ہی دیکھ لو! میں اتنے عرصے سے تمہارے ساتھ ہوں، کیا مجھ میں کوئی چینج آیا؟ "ایمن کا انداز طنزیہ نہیں تھا اس نے تو صرف اسے سمجھانے کی ایک اور کوشش کی تھی لیکن وہ غیر ارادی طور پر وہ سب بھی کہہ گئی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جواسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔

نور مڑی اور زخمی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ایمن نے بے اختیار اپنے کہے گئے الفاظ پر لب کاٹے تھے۔

ایک دوپل کے لیے خاموشی چھاگئی۔

پھر نور ایک گہرا سانس لے کر گویا ہوئی۔

ایمن ہدایت دینا صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے میں تو صرف کوشش کروں گی اور" ہدایت انسان کو تب ہی ملتی ہے جب وہ خود بھی چاہتا ہو۔تم مجھے یہ بتاؤ، تم نے خود کتنی مرتبہ "!اپنے لیے دعا کی ہے؟

اس نے نرمی سے سمجھاتے ہوئے آخر میں سوالیہ ابرو اچکائی تو ایمن سٹپٹا گئی۔

www.novelsclubb.com

اور جہاں تک اس لڑکی کا سوال ہے تو تم ہی تو کہتی ہو وہ اتنی پیاری اور خوبصورت ہے کیا" تم یا" میں" یہ چاہیں گے کہ وہ اپنی ساری زندگی گمراہیوں کے راستے پر گزارتے ہوئے اہلِ جہنم میں "شامل ہو جائے؟

ایمن نے آہستگی سے نفی میں سر ہلایا۔

ایمن !(نور نے پیار سے کہتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا) ہدایت ایک ایسی دولت ہے "

کہ جب یہ آپ کے پاس آتی ہے ناتو آپ کا دل بے اختیار یہ چاہتا ہے کہ اسے دنیا کے ہر اس انسان کے ساتھ بانٹ دیا جائے جو اس کی قیمت سے ناآشنا ہے، جو انجان ہے اس کے ثمرات سے۔بس میری بھی یہ ایک ادنیٰ سی کوشش ہے اگر میں کسی کو بھی نیکی کی دعوت دیتی ہوں تو میرا مقصد یہ ہر گز بھی نہیں ہوتا کہ وہ شخص میرے کہنے پر ہی سیدھے راستے پر آئے کیونکہ میں یہ جانتی ہوں کسی کو ہدایت کے راستے پر لانا میرے بس میں نہیں ہے لیکن کوشش کرنا میرے بس میں ضرور ہے اور یہ میری ذمہ داری بھی ہے۔"

ایمن اسے دم سادھے سن رہی تھی۔وہ جو سمجھتی تھی کہ نور کو ہر وقت ہی دعوت و تبلیغ کا شوق چڑھا رہتا ہے آج نور نے اس کی یہ غلط فہمی بھی دور کر دی تھی۔

نور ابھی بھی کہہ رہی تھی۔

"اسے بھلے ہی ہدایت میرے ذریعے نہ ملے لیکن کل قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھیں گے کہ جب میں نے تمہیں ہدایت کی دولت سے نوازا تھا تو میری ایک پیاری سی بندی کو گمراہیوں کی دلدل میں پھنسا دیکھ کر بھی تمہیں یہ خیال نہ آیا کہ اسے اس دلدل سے نکالنے کی ایک کوشش کرنی چاہیے؟ تو بتاؤ کیا جواب دوں گی میں اپنے رب کو؟ اور کس منہ سے جاؤں گی اس کے سامنے؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایمن کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔اس نے شرمندگی سے سر جھکا دیا۔

سوری نور! تم ٹھیک کہتی ہو، تمہاری ایک ایک بات درست ہے لیکن یار یقین کرو اس میں" میرا کوئی اختیار نہیں۔میں جب بھی پردہ کرنے کا سوچتی ہوں تو مجھے یہ ڈر، یہ خوف جینے نہیں دیتا کہ لوگ کیا کہیں گے؟!"

وہ سر جھکائے مایوسی سے کہہ رہی تھی۔

نور مسکرائی اور نرمی سے اس کے گال کو چھوا۔

جانتی ہوں! لیکن میں بس اتنا کہنا چاہوں گی کہ جب تک ہم اللہ کو سب سے اوپر نہیں رکھیں" گے تب تک ہم اپنی منزلوں کو نہیں پا سکتے۔یہ لوگ تو تب بھی راضی نہیں ہوں گے جب ہم ان کی مان جائیں گے تو کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ اپنے رب کو راضی کر لیا جائے، ہمم؟"نور نے اپنے طور پر اسے اتنا سمجھانا ہی بہتر سمجھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اسے اپنی دوست کا یہ ڈر کیسے ختم کرنا ہے۔اگر آپ کسی کو ہدایت کے راستے پر لانا چاہتے ہیں تو آپ کو چاہیے کہ اسے کسی طرح قرآن سے جوڑ دیں، باقی آگے کا کام قرآن خود کر لے گا۔(لیکن اس سے بھی ضروری آپ کا اپنا عمل ہوتا ہے کیونکہ سامنے والا سب سے پہلے آپ کا ہی عمل دیکھتا ہے)اس کے عمل کے ذریعے ایمن کا ذہن تو بن گیا تھا اس طرف۔اب بس اسے آگے کا کام کرنا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو آج ہماری فرسٹ کلاس ہے نا؟ چلتے ہیں۔"

ایمن کو گہری سوچوں میں ڈوبا پا کر نور نے اسے یاد دلایا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھی پھر رکی۔

ن۔نور!"اس کی آواز پر نور پلٹی۔"

ابھی میں نے کچھ دیر پہلے جو تم سے کہا اس کے لیے پلیز مجھے معاف کر دو۔ میں اپنے بارے" میں تو کچھ کہہ نہیں سکتی لیکن ہاں! یار وہ لڑکی۔۔وہ لڑکی واقعی بہت معصوم اور بے خبر ہے، تم "اس کے لیے کوشش ضرور کرنا میں تمہارے ساتھ ہوں۔

نور اس کی بات سن کر مسکرائی اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ابھی تو پہلا دن ہے، آہستہ آہستہ ہو گا سب۔ چلو اب"

www.novelsclubb.com

وہ آگے بڑھی تو ایمن بھی مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ چل دی۔

☆☆☆☆☆☆☆

کلاس روم میں خاصی گہما گہمی اور شور تھا۔ بالکل ویسے ہی جیسا ایک یونیورسٹی کی کلاس روم میں ہوتا ہے۔ کلاس روم زیادہ بڑا نہیں تھا اور نہ ہی یہ میڈیکل کا ڈیپارٹمنٹ تھا لیکن ان کو فرسٹ

کلاس کے لیے یہی کمرہ بتایا گیا تھا۔چونکہ آج ان سٹوڈنٹس کا پہلا دن تھا اس لیے سارے مضامین کی کلاسز میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے کس کس کلاس روم میں ہونی تھیں یہ سب شیڈول طے ہونے میں ابھی وقت درکار تھا۔نور ہمیشہ کی طرح آج فرسٹ بینچ پر نہیں بیٹھی تھی کیونکہ یہ ایک انٹروڈکشن کلاس تھی اس لیے اس کا نہیں خیال تھا کہ کچھ اہم ہے جو اسے نوٹ کرنے کے لیے آگے بیٹھنے کی ضرورت ہے۔وہ سیکنڈ لاسٹ رو (پیچھے سے دوسری قطار) میں جا کر بیٹھ گئی تھی ایمن بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔کلاس کے سبھی سٹوڈنٹس نے سب سے الگ دکھنے والی عبایا میں لپٹی اس پیاری سی لڑکی کو ایک بار مڑ کر ضرور دیکھا تھا لیکن مجال ہے جو اس بااعتماد لڑکی کے اعتماد میں ذرا بھی کمی آئی ہو۔وہ اسی طرح گردن اونچی کیے بیٹھی رہی۔"اگر عجیب و غریب فیشن کرنے میں لوگ نہیں ہچکچاتے تو وہ اپنے رب کا حکم ماننے میں کیوں ہچکچائے؟اولڈ فیشن وہ نہیں بلکہ وہ لڑکیاں تھیں جو دورِ جاہلیت کی طرح زیب و زینت کر کے گھروں سے نکلتی ہیں۔وہ تو ماڈرن زمانے کی ایک باحیا لڑکی تھی"

نور دیکھ سکتی تھی کہ کلاس کے سبھی لڑکے کتنے عجیب تھے۔جان بوجھ کر لڑکیوں سے فری ہونے کی کوشش کر رہے تھے اور حیرانگی کی بات تو یہ تھی کہ لڑکیاں بھی کوئی اعتراض نہیں کر رہی تھیں۔وہ بھی ہنستی کھلکھلاتی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ان کے سوالوں کے جواب دے رہی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھیں۔ یہ سب دیکھنے کے بعد اس کا تو دم گھٹنے لگا تھا یہاں۔ آخر یہ تو ہونا ہی تھا اتنے سالوں کی سیپریٹ ایجوکیشن کے بعد ان قیدی پنچھیوں (لڑکوں) کو (کو ایجوکیشن میں پڑھنے کے لیے) رہائی جو ملی تھی۔ لیکن مجال ہے جو اس سنہری آنکھوں والی لڑکی کے قریب بھی کوئی پھٹکا ہو۔ وہ اس وجہ سے کہ اسے لوگوں کو ان کی اوقات میں رکھنا آتا تھا، اس کی آنکھیں ہی کافی تھیں یہ بتانے کے لیے کہ اسے ان فضولیات میں کوئی دلچسپی نہیں۔ اگر کوئی لڑکی یہ کہے کہ میں تو بہت معصوم اور اچھی تھی اس لڑکے نے ہی مجھے پھسلا دیا تو یہ دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ ہوگا۔ کیونکہ یہ لڑکیاں ہی ہوتی ہیں جو آغاز کرتی ہیں۔ وہ سج سنور کر باہر نکلتے ہوئے ان آوارہ پنچھیوں کے لیے دانے کا کام کرتی ہیں۔ ان کے لیے خود تک آنے کے راستے ہموار کرتی ہیں۔ اگر وہ اپنے وقار کے گھر کی دیواریں اونچی اور دروازے مضبوط رکھیں تو کسی (بھی پنچھی) کی کیا مجال کہ وہاں (اُس مضبوط گھر میں) پر بھی مار جائے؟

کلاس کے تقریباً سبھی سٹوڈنٹس آچکے تھے سوائے اس پیاری سی لڑکی (اریحہ) کے۔ نور کی بے چین نگاہیں غیر ارادی طور پر کلاس کے دروازے پر ہی ٹکی تھیں۔ نجانے کیوں اسے اس لڑکی سے انسیت سی محسوس ہوئی تھی۔ دفعتاً کلاس میں وہ داخل ہوئی تو سب کی نگاہیں بے ساختہ اس کی جانب اٹھی تھیں۔ نور بھی خاموشی سے اسے اندر آتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ کلاس میں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوتے شور کی آوازیں یکدم ہی مدھم پڑ گئی تھیں۔وہ چھوٹی سی پیاری سی لڑکی سفید جینز اور پرنٹڈ پنک ٹاپ میں پراعتماد چال چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔کلاس میں موجود سبھی لڑکوں نے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے سے یہ اعتراف کیا تھا کہ وہ کلاس کی تو کیا پوری یونیورسٹی کی خوبصورت ترین لڑکی ہے۔اور نور! وہ ان کے اشاروں کے مطلب بخوبی سمجھتی تھی۔اریحہ سب کی نظروں سے باخبر ہوتے ہوئے بھی انجان بنی رہی اور بغیر کسی کی طرف دیکھے سیکنڈ رو(دوسری قطار) میں جا کر بیٹھ گئی۔اس کے انداز میں ہر عام لڑکی کی طرح نزاکت نہیں تھی۔وہ مضبوط کردار اور سنجیدہ مزاج کی لڑکی معلوم ہوتی تھی۔گویا اس کے اس بے نیاز انداز نے لڑکوں کو سرخ جھنڈی ضرور دکھائی تھی کہ وہ یہاں کسی کو گھاس بھی نہیں ڈالے گی۔ہاں وہ ان لڑکیوں میں سے ضرور تھی جو فیشن میں سب سے آگے ہوتی ہیں لیکن! اس کا شمار ان لڑکیوں میں ہر گز نہیں ہوتا تھا جو نا محرم لڑکوں کی سو کالڈ توجہ حاصل کرنے کے لیے ان کے آگے پیچھے گھومتی ہیں۔بلکہ اسے تو شدید کوفت اور الجھن ہوتی تھی ان لڑکوں نامی مخلوق سے۔

اگلے ہی پل اس کے ساتھ والی کرسی پر ایک اور لڑکی جو غالباً اس کی دوست (روبی) تھی آکر بیٹھ گئی۔اور وہ دونوں باتوں میں مشغول ہو گئیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نور کو جہاں ”ان لڑکوں کو اسے عجیب نظروں سے دیکھنے کے بعد آپس میں اشارے کرتے ہوئے دیکھ کر“ تکلیف ہوئی تھی وہی آخر میں اسے اریحہ کی بے نیازی اور لڑکوں کے اترتے چہرے مسکرانے پر مجبور کر گئے تھے۔

اس لڑکی میں بہت خیر ہے۔"نور نے گہری سوچوں میں ڈوبتے ہوئے مسکراتی آنکھوں سے" دل ہی دل میں اعتراف کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

دو تین روز معمول کے مطابق اسی طرح گزر گئے۔ان تین دنوں نور کا اریحہ سے کوئی آمنا سامنا نہیں ہوا تھا اور پڑھائی بھی صحیح طریقے سے شروع ہو چکی تھی۔نور اور اریحہ کا ڈیپارٹمنٹ تو مشترکہ تھا ہی، اتفاق سے ان کا سیکشن بھی ایک ہی تھا۔نور اور اریحہ دونوں ہی پڑھائی کے معاملے میں بہت سنجیدہ تھیں۔وہ دونوں ہی ان سٹوڈنٹس میں سے نہیں تھیں جو سمیسٹر کے شروع کے دنوں کو انجوائے کرتے ہیں بلکہ ان کا شمار شروع دن سے ہی محنت کرنے والے سٹوڈنٹس میں ہوتا تھا۔یعنی وہ دونوں ہی ذہین ترین اور ایک دوسرے کی ٹکر کی تھیں لیکن نور یہاں کسی سے بھی مقابلے کرنے نہیں آئی تھی ہاں اریحہ کا یہ مقصد ضرور تھا کہ وہ سب سے ہائی

www.novelsclubb.com

ایسٹ گریڈز لے گی۔اریحہ چونکہ اپنے کام سے کام رکھنے والی لڑکی تھی اس لیے کلاس میں کون آیا، کون گیا یا کون کونسے سٹوڈنٹس ہیں اسے ان سب چیزوں میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ لیکن اس کے باوجود وہ کلاس میں سب سے الگ نظر آنے والی اس سیاہ عبایا والی لڑکی کو ایک۔۔بس ایک لمحے کے لیے دیکھ کر چونکی ضرور تھی اور پھر اس نے اپنے انداز سے یہی ظاہر کیا تھا کہ اسے کسی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ جانے کیوں اسے اس لڑکی سے رعب سا محسوس ہوا تھا۔!

یہ صبح کافی روشن تھی، چمکیلی دھوپ نے ہر جانب اپنے پَر پھیلا رکھے تھے۔ سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا لیکن اس کے باوجود گرمی نہیں تھی۔ وجہ تیز ٹھنڈی ہوائیں تھیں جو گرمی کے زور کو توڑنے کے لیے جی توڑ محنت کر رہی تھیں اور ساتھ ہی ساتھ روح کو اندر تک شاداب کر رہی تھیں۔ چونکہ آج ایمن یونیورسٹی نہیں آئی تھی تو نورا کیلی تھی۔ صبح کے دس بج رہے تھے۔ یہ لیکچر بھی فری تھا تو اس نے سوچا کیوں نا پارک میں بیٹھ کر وہ اپنے نوٹس مکمل کر لے۔ ویسے بھی کلاس میں عجیب و غریب قسم کے شور سے اسے شدید الجھن اور کوفت ہو رہی تھی۔ اس کی کلاس کے لڑکوں نے جب سے یہ فری پیریڈ شروع ہوا تھا تب سے فضول میں ہی 'ہاہاہی ہی ہو ہو' لگا رکھی تھی۔ نوٹس کا خیال آتے ہی اس نے فوراً اپنا بیگ اٹھایا اور باہر نکل آئی۔ وہ اپنے ہی خیالوں میں گم راہداری عبور کر کے ڈیپارٹمنٹ سے باہر نکل کر تھوڑا آگے

www.novelsclubb.com

آئی ہی تھی کہ اچانک اس کی نظر سامنے کی جانب اٹھی۔ جہاں بائیں جانب اوپن ائیر کیفے کے سامنے بنے پارکس کے ساتھ بنی اونچی روش پر درختوں کے سائے میں بیٹھی اریحہ اپنے ساتھ بیٹھی کسی لڑکی (غالباً اپنی دوست روبی) کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھی۔ کیونکہ نور نے پہلے دن سے اسی ایک واحد لڑکی کو اریحہ کے ساتھ دیکھا تھا تو وہ اس کی دوست ہی ہو گی اس سے یہی اندازہ لگایا تھا اس نے۔ نور کی جانب اس کی پشت تھی۔ آج اس نے بلیو جینز کے ساتھ گہرے بھورے رنگ کا پرنٹڈ منی ٹاپ پہنا ہوا تھا لیکن گلے میں دوپٹہ آج بھی ندارد! گھنے درختوں میں سے راستہ بنا کر گزرتی سنہری دھوپ اس کے بھورے بالوں پر پڑتی ہوئی بہت دلکش منظر پیش کر رہی تھی۔ تیز ہوا کی وجہ سے اس کے لمبے سلکی بال اُڑ اُڑ کر بے قابو ہو رہے تھے۔ وہ بار بار اپنی لمبی سفید مخروطی انگلیوں سے بالوں کو چہرے سے ہٹاتی لیکن ضدی بھوری لٹیں اپنی مرضی کی مالک تھیں۔ حسن کی ملکہ تو وہ پہلے ہی تھی لیکن یہ منظر اتنا دلکش تھا کہ کوئی بھی بغیر تھکے صرف اسے دیکھنے کے لیے اپنا پورا دن برباد کرنے کو تیار ہو سکتا تھا اور شاید نہیں یقیناً کوئی دیکھ بھی رہا ہو گا اسے۔ نور نے یہاں وہاں نظریں گھما کر دیکھا تو سامنے روڈ کے دوسری جانب دائیں طرف بنے سیمینار ہال کی سیڑھیوں پر بیٹھا سینئر سمیسٹر کا ایک لڑکا آنکھوں میں عجیب سی چمک لیے گردن ترچھی کیے انتہائی دلچسپی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ وہ وہاں اکیلا بیٹھا

www.novelsclubb.com

تھا۔پہلے تو وہ موبائل پر مصروف تھا لیکن جب اچانک اس کی نظر سامنے بیٹھے اس دلکش نظارے پر پڑی تو وہ جیسے یکدم سب بھول گیا کہ وہ کیا کر رہا تھا اور اسے کیا کرنا تھا۔اس نے نامحسوس انداز میں اپنا موبائل جیب میں ڈالا اور محو سا اس بھوری آنکھوں والی لڑکی کو دیکھے گیا۔یہ منظر دیکھنے کے بعد نور نے انتہائی سختی سے لب بھینچتے تھے۔گویا وہ خود کو نارمل کر رہی تھی۔اس یونیورسٹی میں ہزاروں لڑکیاں پڑھتی تھیں فیشن اور خوبصورتی میں کوئی بھی کسی سے کم نہ تھی اور تقریباً سب کو ہی لڑکے ایسے ہی گھورتے تھے لیکن جانے کیوں اسے اس لڑکی سے ہی اتنی انسیت کیوں ہو رہی تھی؟اسے بہت برا لگتا تھا کہ کوئی اسے ایسے دیکھے،اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکے کی آنکھیں نوچ لے۔

اس نے گہرا سانس لیا اور بے اختیار ہی اپنے قدم اس بھوری آنکھوں والی لڑکی کی جانب بڑھا دیے۔

www.novelsclubb.com

جب وہ ان کے قریب پہنچی تو اس نے روبی کی کسی بات پر قہقہہ لگایا تھا جس پر وہ لڑکا بھی مسکرایا اور اب وہ ٹھوڑی تلے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں جمائے اسے اور بھی دلچسپی سے دیکھنے لگا تھا۔اس بھوری آنکھوں والی لڑکی کی کھلکھلاہٹ بھی اس کی طرح ہی خوبصورت تھی۔

اسلام علیکم !"نرم ٹھہرا ہوا خوبصورت لہجہ،بالکل اس کی شخصیت کی طرح اس کی آواز بھی"

منجمد کر دینے والی تھی۔اریحہ جو ابھی تک ہنس رہی تھی یکدم رک سی گئی اور بے یقینی سے گردن موڑ کر خود کو مخاطب کرنے والے کے جوتوں کو دیکھا۔

سفید جو گرز اور سیاہ عبایا۔۔اس نے بے اختیار ہی نظریں اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھنا چاہا تو دیکھتی ہی رہ گئی۔سیاہ نقاب سے جھلکتی سنہری آنکھیں! ہاں بس آنکھیں ہی تو نظر آ رہی تھیں لیکن وہ آنکھیں۔۔وہ آنکھیں اس قدر خوبصورت تھیں کہ اسے لگا اب وہ کہیں اور نہیں دیکھ پائے گی۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے ہی میکانکی انداز میں کھڑی ہوئی۔روبی بھی حیران سی اس کے ساتھ ہی کھڑی ہوئی تھی۔سامنے ہال کے زینوں پر بیٹھا لڑکا اس عبایا والی لڑکی کے آ جانے سے سخت بدمزہ ہوا تھا کیونکہ اب وہ اُس دلکش چہرے کو نہیں دیکھ پا رہا تھا۔اب اس کی جانب اس بھوری آنکھوں والی لڑکی کی پشت تھی۔وہ اپنا موبائل پاکٹ سے نکالتے ہوئے بڑبڑاتا ہوا برا سامنہ بنا کر وہاں سے اٹھ گیا۔

اریحہ رضوان! رائٹ؟!"شہد رنگ آنکھوں والی لڑکی نے مسکرا کر خوش اسلوبی سے پوچھا تو" اریحہ اپنے حواسوں میں لوٹی۔کیا تھا اس لڑکی کی شخصیت میں ایسا جو وہ اس قدر کھو گئی تھی؟

جی۔۔آپ؟"اس نے اجنبیت کا مظاہرہ کیا۔"

آئم نور۔۔نور رحمان!"نور نے مسکرا کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا لیکن اریحہ نے نہ تھاما اور خاموش"

www.novelsclubb.com

نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔روبی نے اس کی خاموشی پر پہلو بدلا۔نور کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی، وہ اپنا ہاتھ واپس کھینچنے ہی والی تھی کہ روبی نے فوراً آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

نور چونکی تھی۔

"اُفف وہ کیسے بھول گئی اریحہ کے ساتھ اس کی دوست بھی کھڑی ہے۔"

اسے بے اختیار شرمندگی نے آن گھیرا۔

روبائشہ۔۔روبائشہ افضال!"روبی نے مسکرا کر اپنا تعارف کروایا۔"

اوہ ماشاءاللہ۔۔نائس ٹو میٹ یو!"وہ بھی جواباً مسکرائی تھی۔"

وہ ایکچوئلی میں یہاں سے گزر رہی تھی تو آپ لوگوں پر نظر پڑی۔ساری کلاس سے مل چکی"

"ہوں،آپ دونوں سے نہیں ملی تھی سوچا مل لوں۔

نور نے اریحہ کو دیکھتے ہوئے نارمل سے انداز میں اپنے آنے کی وضاحت دی لیکن اریحہ اب بھی کچھ نہ بولی۔وہ تب سے اب تک اسے بس عجیب سی نظروں سے دیکھے جارہی تھی۔

ماحول میں آکورڈ سی خاموشی چھا گئی۔

بالآخر روبی نے اریحہ کو کُہنی مار کر اپنی جانب متوجہ کیا۔

یار کہاں گم ہو۔۔وہ کچھ کہہ رہی ہے تم سے،جواب دو اسے۔"اس نے دانت پر دانت جمائے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بظاہر مسکراتے ہوئے سر گوشی کے انداز میں کہا تھا۔اریحہ بے اختیار سیدھی ہوئی اور مسکرا کر

نور کی جانب دیکھا۔

آ۔۔آپ کی دوست نہیں آئی آج؟" وہ ہونٹوں کو تر کرتے ہوئے بولی تو بس اتنا ہی اور پھر "

سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

اوہ تو یعنی مس اریحہ رضوان اتنی بھی انجان نہیں تھی جتنا وہ سمجھتی رہی۔وہ جانتی تھی کہ نور "

"اس کی کلاس فیلو ہے اور یہ بھی کہ ایمن اس کی دوست ہے؟

اسے حیرانی ہوئی۔

"بظاہر سب سے بے خبر رہنے والی لڑکی اس کے بارے میں اتنا تو جانتی تھی۔"

نور بے اختیار مسکرائی۔

نہیں۔۔وہ نہیں آئی آج،اسی لیے اکیلی ہوں۔" وہ ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لیے بات کے "

آخر میں اپنی ہی بات پر ہنس دی۔

ایکچوئلی میں نے سب سے کافی تعریف سنی ہے آپ کی۔سب کہتے ہیں کہ اریحہ بہت ٹیلنٹڈ "

"!گرل ہے تو میں نے سوچا کیوں نا اس ٹیلنٹڈ گرل سے مل لیا جائے۔۔؟

نور بہت نارمل بی ہیو کر رہی تھی۔بات کے آخر میں اس نے اریحہ کی تعریف میں ہلکے پھلکے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انداز میں کہا تو روبی اس کی منطق پر حیران ہوئی۔

وہ خود بھی تو اتنی ٹیلنٹڈ تھی، اس نے بھی نور کے بہت چرچے سنے ہوئے تھے کہ وہ کتنی لائق فائق سٹوڈنٹ ہے پھر اس نے صرف اریحہ کو ہی ٹیلنٹڈ کیوں کہا تھا؟؟ جبکہ عام طور پر تو ایسا نہیں ہوتا۔اگر کسی لائق سٹوڈنٹ کو کسی دوسرے قابل سٹوڈنٹ کا پتہ چل جائے جو اسے ٹکر دینے کی اہلیت رکھتا ہو تو وہ تو کبھی ایسے خوش نہیں ہوگا اور نہ ہی اپنے حریف سے ایسے خوش اخلاقی سے بات کرے گا جیسے نور کر رہی تھی۔آخر کیا تھی یہ لڑکی ؟روبی گہرا متاثر ہوئی تھی۔

جب کہ اریحہ نور کے جواب میں کچھ نہیں بولی بس مسکراتے ہوئے سر کو ہلکا سا خم دیا۔اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ پھر سے اس کے سحر میں جکڑی جا رہی ہے۔وہ پھر سے اسے کھو کر دیکھنے لگی تھی جب نور دوبارہ بولی۔

بیٹھ کر بات کریں ؟!"نور نے مسکرا کر ''ان کے اسے اتنی دیر کھڑا رکھنے پر'' چوٹ کی تو روبی" اپنی حیرانگی سے باہر نکلی اور سر پر ہاتھ مارا۔

اوہ سوری! پلیز آئیں نا۔۔"وہ پارک کی جانب رخ کرتے ہوئے بولی تو اریحہ نے حیرانگی سے " اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو ''آخر کیا ضرورت ہے اس لڑکی کو اپنے ساتھ بٹھانے کی؟''

روبی نے اسے خود کو گھورتے پایا تو اس نے بھی اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں جواب دیا کہ ''اب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

چلو بھی۔۔ کھڑی سوچ کیا رہی ہو؟"تو وہ چاروناچار ان کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

اب وہ تینوں پارک میں ایک سایہ دار جگہ پر ایک دوسرے کے بالکل آمنے سامنے بیٹھی تھیں، ایک گروپ کی صورت میں۔ ٹھنڈی ہوائیں ہنوز چل رہی تھیں۔

اریحہ کا دل شدت سے چاہا تھا کہ وہ یہاں سے اُٹھ کر بھاگ جائے ورنہ وہ اس لڑکی کے سحر میں جکڑی جائے گی۔ جانے کیوں اسے نور میں بہت کشش محسوس ہو رہی تھی، ایسی کشش جو اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھی حالانکہ اسے عبایا والی لڑکیوں کو دیکھ کر سخت کوفت ہوتی تھی لیکن یہ لڑکی۔۔ یہ لڑکی تو بالکل الگ تھی۔ اس نے ایک بار بھی اپنے کسی بھی انداز سے انہیں یہ محسوس نہیں کروایا تھا کہ وہ ان سے بہتر ہے یا وہ ان سے زیادہ اپنے رب کے قریب ہے۔ ورنہ اس کے خیال میں تو دین دار ایسے ہی ہوتے ہیں ہر وقت خود کو اعلیٰ اور دوسروں کو کم تر سمجھنے والے لیکن پھر یہ ایسی کیوں نہیں تھی؟ اس کا اندازِ گفتگو بھی متاثر کن تھا۔ کتنی اپنائیت تھی اس کے لہجے میں۔ اریحہ کو بے اختیار اس سے خوف آیا تھا۔ اگر وہ کچھ اور دیر یہاں بیٹھی رہی تو یقیناً وہ اس لڑکی سے مانوس ہو جائے گی جو کہ وہ نہیں چاہتی تھی۔ وہ کبھی کسی سے اتنی جلدی فرینک نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوتی تھی اور وہ اپنا یہ خول توڑنا نہیں چاہتی تھی۔

روبی اور نور پڑھائی کے متعلق ہلکی پھلکی باتیں کر رہی تھیں اور اریحہ بس اس لڑکی کو دیکھتی جا رہی تھی۔ نور اچانک جب اس سے کوئی استفسار کرتی تو وہ چونک جاتی اور پھر بس ہاں یا ناں میں جواب دیتی اور دوبارہ خاموش ہو جاتی۔ نور نے اس کا یہ انداز نوٹ کیا تھا لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا۔

کچھ دیر بعد نور اپنا بیگ اور کتابیں سمیٹتے ہوئے وہاں سے چلی گئی کیونکہ اسے اپنے نوٹس مکمل کرنے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اب سبز گھاس پر وہ دونوں اکیلی بیٹھی تھیں۔ اریحہ سامنے کی جانب دور کہیں کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے زمین سے ننھی ننھی گھاس اُکھیڑتی ابھی بھی کھوئی کھوئی سی لگ رہی تھی۔ جب اچانک روبی نے سوال داغا۔

یار اریحہ! کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟ وہ لڑکی اتنے اچھے سے تو بی ہیو کر رہی تھی اور تم تھی"

کہ اسے گھاس بھی نہیں ڈال رہی تھی، پتہ نہیں بیچاری کیا سوچ رہی ہو گی۔ کم از کم یار تم ایسی تو نہیں تھی۔"

روبی اس کی طرف چہرہ گھمائے نیم برہمی سے کہہ رہی تھی اور آخر میں اس کے لہجے میں افسوس تھا۔ شاید وہ نور کے ساتھ اس کے اس طرح کے رویے پر خفا ہوئی تھی۔

اس کی بات پر اریحہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا پھر گہرا سانس لیتے ہوئے سر جھکا کر دوبارہ گھاس اُکھیڑنے لگی۔

"جانتی تو ہو تم، میں کسی بھی اجنبی کے ساتھ اتنی جلدی فرینک نہیں ہوتی۔"

اس نے ہلکی آواز میں کہا۔

اجنبی۔۔؟؟ یار کم از کم اجنبی تو نہیں ہے وہ۔ ہماری کلاس فیلو ہے اور دیکھو نام بھی کتنا پیارا ہے" نور! اور تمہیں پتہ ہے وہ اسٹڈیز میں بھی بہت شارپ ہے اور ہاں تم نے اس کی آنکھیں دیکھی تھیں؟؟"

روبی پہلے تو اس کی فضول سی دلیل پر حیران ہوئی پھر اگلے ہی لمحے وہ نور کی شان میں قصیدے پڑھنے لگی جو اریحہ بہت ناگواری و بیزاریت سے سُن رہی تھی (شاید نہیں یقیناً وہ نور سے بہت متاثر ہوئی تھی) لیکن روبی کی آخری بات پر اس کا سانس اٹکا تھا۔ اس نے جھٹکے سے چہرہ موڑ کر

www.novelsclubb.com

روبی کو دیکھا وہ بھی پر جوش نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اسے لگا اگر روبی نہ بولی تو وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گی۔

یار۔۔اس کی آنکھیں کتنی پیاری تھیں نا؟ واؤ شہد رنگ آنکھیں بالکل کسی شہزادی کی طرح،"

"اسے تو لینز لگانے کی بھی ضرورت نہیں۔

روبی کے جواب پر اس کار کا سانس بحال ہوا تھا۔

اوہ تو روبی صرف اس کے آئی کلر سے امپریس ہوئی تھی اف یہ لڑکی بھی نا۔"اریحہ نے" افسوس سے سر ہلایا۔

لیکن روبی۔۔"اس نے چہرہ واپس موڑ لیا اور دوبارہ سامنے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔اس کی آواز" ہلکی تھی،بے حد ہلکی!

"تمہیں نہیں لگتا بات صرف آئی کلر کی نہیں ہے؟"

وہ ہنوز سامنے کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے کہہ رہی تھی۔روبی نے اچھنبے سے اس کی طرف دیکھا۔

"کیا مطلب؟؟"

مطلب یہ کہ یار۔۔مجھے لگتا ہے کہ وہ لڑکی۔۔(اس نے تھوک نگلا)اس کی آنکھیں سحر میں"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مبتلا کرتی ہیں۔ کوئی بھی اس کی آنکھوں میں زیادہ دیر نہیں دیکھ سکتا ورنہ وہ سحر زدہ ہو جائے گا۔"

وہ کھوئے کھوئے انداز میں کہہ رہی تھی اور آخری بات اس نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے جیسے کسی خوف کے تحت کہی تھی۔

واٹ۔۔؟؟!" روبی جو بہت غور سے اس کا ایک ایک لفظ سن رہی تھی اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنسی۔

اریحہ نے اس کے اس طرح ہنسنے پر خفا نظروں سے اسے دیکھا۔

"یار کیسی فلمی باتیں کر رہی ہو، ایسے ڈائیلا گز کہاں سے سیکھے تم نے؟"

وہ بمشکل ہنسی روکے بولی تھی اور پھر سے ہنسنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بات ہی نہیں کرنی تم سے۔۔ جاؤ تم ہنس لو پہلے۔"

اریحہ اپنی کتابیں سمیٹتے ہوئے خفا چہرے کے ساتھ ایک جھٹکے سے اُٹھی تھی۔

"اچھا اچھا یار سوری۔۔ ناراض کیوں ہو رہی ہو؟"

اب کہ روبی کے دانت اندر جانے پر مجبور ہوئے تھے۔ اس نے فوراً چہرہ اٹھا کر اسے واپس بیٹھنے کے لیے کہا تو اریحہ نے اسے ایک سخت گھوری سے نوازا اور واپس بیٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب بتاؤ کیا کہہ رہی تھی؟"روبی نے سر جھکائے اسے کن اکھیوں سے دیکھتے ہوئے محتاط سے" انداز میں دوبارہ پوچھا تو اریحہ نے رخ دوسری جانب موڑ لیا۔ گویا وہ اس کے ہنسنے پر ابھی بھی خفا تھی۔

اچھا نا یار سوری۔۔اب نہیں ہنستی۔"روبی نے شرمندگی کا اظہار کیا تو اس نے گہرا سانس لیا۔" اسے اب روبی کو بتانا ہی نہیں تھا۔

"کچھ نہیں روبی۔۔مجھے بس اس لڑکی سے اچھی وائبز نہیں آرہی تھیں۔"

اس نے جان چھڑانے کے لیے کہا تو روبی کا منہ حیرت سے کھلا۔

کیا مطلب یار؟اتنی اچھی تو ہے وہ،اتنا اچھا اخلاق ہے اس کا،کتنا نارمل بی ہیو کر رہی تھی وہ اور" تم نے دیکھا نہیں؟اس نے ہمیں اپنی باتوں سے ایک دفع بھی یہ فیل نہیں کروایا کہ ہم فیشن "ایبل لڑکیاں ہیں اور وہ پردہ کرنے والی معصوم سی لڑکی۔

بات کے آخر پر اریحہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ اس کی آخری بات پر متفق نہ ہو۔پتہ نہیں کیوں لیکن اسے روبی کی آخری بات بہت بُری لگی تھی۔اسے لگا جیسے روبی نے یہ بات اسے ہی سنائی ہو۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے روبی۔۔ہر پردہ کرنے والی لڑکی اچھی نہیں ہوتی۔۔اور ہر فیشن"

www.novelsclubb.com

"کرنے والی لڑکی بری نہیں ہوتی اور میں بُری لڑکی نہیں ہوں۔

وہ آخری الفاظ پر زور دیتے ہوئے بولی پھر اس نے رخ دوبارہ واپس موڑ لیا اور سامنے دیکھنے لگی۔

اسے واقعتاً روبی کی بات پر اعتراض ہوا تھا۔

یار۔۔ایک منٹ یہ تم۔۔ کیا کہہ رہی ہو؟ تم شاید غلط سمجھ رہی ہو، میں نے صرف تمہاری"

بات تو نہیں کی، میں نے مثال کے طور پر ہم دونوں کی بات کی ہے اور پھر فیشن ایبل لڑکیاں

"! صرف ہم دونوں تھوڑی ہیں اس دنیا میں؟

روبی نے جیسے اسے یقین دلانا چاہا۔ وہ اس کے بات کا غلط مطلب نکالنے پر حیران ہوئی تھی۔

پتہ نہیں یار میں بھی کیا کیا سوچ رہی ہوں۔۔ آئی نو تمہارا یہ مطلب ہر گز بھی نہیں تھا۔۔ اور"

میں بس۔۔ اتنا جانتی ہوں کہ میں زندگی میں کبھی بھی پردہ نہیں کروں گی۔ میں۔۔ بالکل

" بھی۔۔ اس طرح نہیں رہ سکتی۔

اس نے پختہ عزم کرتے ہوئے کہا۔ آخری الفاظ کہتے ہوئے اس نے تھوک نگلا تھا جیسے وہ کسی

خوف کا شکار تھی۔

ہاں یار۔۔ پردہ کرنے کا سوچ کر تو مجھے بھی الجھن ہوتی ہے۔ ہم ناں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ"

"! لیں گے۔ ہاں یہ ٹھیک ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

روبی نے اس کے لہجے پر غور نہیں کیا تھا۔ وہ اپنی ہی دھن میں بولے جا رہی تھی۔ آخری بات تو اس نے اس طرح بے نیازی سے کہی تھی جیسے یہ کوئی بڑی بات نہ ہو۔ لیکن نجانے وہ دونوں لڑکیاں یہ کیوں بھول گئی تھیں کہ اگر اللہ نے معاف ہی کرنا ہوتا تو وہ اس کا حکم ہی کیوں دیتا؟ یہ سوچنے کی بجائے کہ ہم پردہ نہیں کر سکتے یہ بہت مشکل کام ہے ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ اس حکم کے پیچھے ہمارے رب کی حکمت کیا ہے؟

"ہمم اچھا چھوڑو یہ سب۔۔اٹھو کلاس سٹارٹ ہونے والی ہے۔"

وہ اپنی کتابیں سمیٹتے ہوئے اٹھی تھی۔

"ہاں چلو لیکن یار تم نور کا نمبر ضرور لے لینا۔ بہت اچھی ہے وہ"

روبی بھی اس کی تقلید میں کھڑی ہوئی تھی لیکن ایک مرتبہ پھر وہ اریحہ کو یہ یاد دلانا نہیں بھولی تھی کہ اسے نور جیسی اچھی لڑکی سے میل جول بڑھانا چاہیے۔

اریحہ نے اس کی بات پر بیزاریت سے سر جھٹکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"یار نور ایک بات پوچھوں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ اریحہ سے ملنے کے چند دن بعد کا ذکر ہے جب ایمن اور نور دونوں یونیورسٹی کے ایک ویران ایریا جہاں پر سٹوڈنٹس کا زیادہ آنا جانا نہیں تھا اس طرف بنے ایک ہال کے پیچھے بنی تنگ گلی میں اونچے بنے تھڑوں (چبوتروں) میں سے ایک پر ہال کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھیں۔

چونکہ اس تنگ گلی میں صرف خاردار جھاڑیوں والے اُونچے اُونچے درخت ہی تھے اس لیے یونیورسٹی کے اس ایریا میں لوگوں کا آنا جانا نہ ہونے کے برابر تھا۔درختوں کی وجہ سے یہاں سے گزرنے کا راستہ نہیں تھا اگر کسی کو گزرنا بھی ہوتا تو وہ ان اونچے تھڑوں کا استعمال کرتا۔

ان سب چیزوں کے باوجود نور کو یہ ایریا بہت پُرسکون لگتا تھا۔وہ جب بھی فارغ ہوتی تو ایمن کے ساتھ یہاں چلی آتی۔

نقاب سے جھلکتی اس کی شہد رنگ آنکھیں سامنے درخت پر جمی تھیں۔(اس نے احتیاطاً نقاب نہیں اتارا تھا کہ کبھی بھی کوئی بھی آسکتا ہے)شاید وہ کچھ سوچ رہی تھی جب ایمن نے نوٹس بیگ میں ڈالتے ہوئے اچانک اسے مخاطب کیا تو وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

ہاں پوچھو؟"نور نے اجازت دی تو اس نے بولنا شروع کیا۔"

نور اکثر لوگوں کی سوچ ہے کہ۔۔کہ پردہ کرنے والی لڑکیاں۔۔"نور نے تعجب سے اسے" دیکھا تو وہ گڑبڑا گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

م۔میرا مطلب ہے کہ برقع پہننے والی لڑکیاں غریب گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں؟"اس نے" بیچارگی سے اپنا سوال مکمل کیا تو نور اس کی آخری بات پر بے اختیار ہنس پڑی۔ پھر غور سے اسے دیکھا۔

تم پردہ کرنا چاہتی ہو؟"ایک دو لمحے کے بعد اس نے مزے سے اس کے دل کی بات کہی تو" ایمن ایک جھٹکے سے اس کی جانب گھومی لیکن بولی کچھ نہیں۔ وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

ی۔یہ۔۔یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔"ایمن نے بمشکل اس کی بات پر اعتراض کیا" تھا۔اس نے دانستہ طور پر نور کے سوال کا جواب نہیں دیا اور نظریں چرا گئی۔ نور کے سوال کرنے پر اس کے چہرے پر ایسی گھبراہٹ تھی جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔ لیکن وہ جلد ہی سنبھل گئی تھی۔ نور نے اس کی یہ حرکت بخوبی نوٹ کی تھی۔ وہ اسے نرم نگاہوں سے دیکھتے ہوئے ہنوز مسکرا رہی تھی۔ نقاب میں جب کوئی مسکراتا یا ہنستا ہے تو اس کا پتہ اس کی آنکھوں سے چل جاتا ہے اور اس کی آنکھیں صاف بتا رہی تھیں کہ وہ مسکرا رہی ہے۔ نہیں بلکہ وہ خوش تھی بہت خوش! ایمن کی گھبراہٹ نے اسے سارے جواب دے دیے تھے لیکن وہ پھر بھی اس کے منہ سے سننا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کا جواب بھی میں دوں گی لیکن اس سے پہلے وہ بتاؤ جو میں پوچھ رہی ہوں۔"نور نے رُخ اب کہ مکمل اس کی جانب موڑا تھا۔اب اس کے لہجے میں نرمی کے ساتھ ساتھ محبت اور اپنائیت بھی تھی۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے جواب کی منتظر تھی۔

یا خدا۔۔کیا وہ نور سے کبھی کچھ چھپا پائے گی؟یہ لڑکی تو آنکھیں اور دل سب پڑھنا جانتی ہے۔"

نور کو دیکھتے ہوئے پل بھر میں ہی ایمن کی آنکھیں جھلملا گئی تھیں۔اس نے گیلی سانس اندر کھینچی اور بے بسی سے سر جھکا دیا۔

ہاں!تم صحیح سوچ رہی ہو، میں پردہ کرنا چاہتی ہوں۔اپنے رب کے حکم کو ماننا چاہتی ہوں" لیکن۔۔"وہ ہلکی آواز میں بولتے بولتے رکی تھی۔کسی خوف کے تحت،کسی خدشے کے تحت۔

لیکن تم خوفزدہ ہو۔"نور نے آرام سے اس کی بات مکمل کی تو ایمن نے اتنی تیزی سے سر اٹھا کر اسے دیکھا کہ گردن کے چٹخنے کی آواز باقاعدہ سنائی دی تھی۔وہ حیرتوں کے سمندر میں ڈوبی گیلی آنکھوں سے اسے یوں دیکھ رہی تھی گویا سوچ رہی ہو کہ کیا اب انسان ایک دوسرے کے دل کی باتیں بھی جاننے لگے ہیں؟

نور نے اسے خود کو ایسے دیکھنے پر مسکراہٹ دبائی تھی اور اسے ہوش میں لانے کے لیے اس کے

www.novelsclubb.com

سر پر ہلکی سی چپت لگائی۔

"ارے بدھو! اتنا حیران کیوں ہو رہی ہو؟ ہم دونوں کی دوستی کو چار سال ہونے کو ہیں تو۔۔اتنا تو جانتی ہوں میں تمہیں۔اب بتاؤ یہی بات ہے نا؟"

ایمن نے میکانکی انداز میں آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں میں خوف زدہ ہوں لوگوں سے۔"

نور نے اس کی بات سن کر رخ دوبارہ سامنے کی جانب موڑ لیا لیکن ایمن کا رخ اسی کی جانب تھا۔

"ایمن! ایک بات بتاؤ؟ تم پردہ کیوں کرنا چاہتی ہو؟"اس نے کھوئے کھوئے سے انداز میں عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

"تم کیوں کرتی ہو؟"ایمن نے الٹا سوال کیا۔

"اپنے رب کی رضا کے لیے۔۔کیونکہ یہ میرے رب کا حکم ہے۔اس کی رضا ہے،اس کی چاہت ہے اور جو اس کی چاہت ہے وہ میری چاہت ہے۔"

جواب فوراً آیا تھا۔ایمن لاجواب تھی۔پھر اس نے آہستگی سے کہنا شروع کیا۔

"میں بھی اسی کے لیے کرنا چاہتی ہوں، میں بھی اپنے رب کی چاہت چاہتی ہوں، میں بھی

www.novelsclubb.com

تمہاری طرح اس کے فرمانبردار بندوں میں شامل ہونا چاہتی ہوں اور سچ تو یہ ہے کہ میں یہ کب سے کرنا چاہتی تھی لیکن۔۔"اس نے بہت سے آنسو اندر اتارے۔

تم تو جانتی ہو نا میری فیملی کو۔۔وہ سب کتنے ماڈرن ہیں اگر میں نے یہ قدم اُٹھایا تو وہ مجھے کتنی" باتیں سنائیں گے کہ پہلے تو تم ایسے ہی گھومتی رہی اور اب تمہیں پردہ یاد آگیا ہے، تمہیں تو سب نے دیکھا ہوا ہے پھر اب یہ ناٹک کیوں؟ وہ میری فیملی ہے۔میں انہیں بہت اچھے سے جانتی ہوں نور! وہ لوگ مجھے جینے نہیں دیں گے۔۔"

ایمن نے غم سے چور لہجے میں اپنے سارے خدشات ظاہر کر دیے۔آخری بات کہتے ہوئے وہ بے دردی سے اپنے آنسو رگڑ کر سامنے دیکھتے ہوئے نور کو سخت مایوس لگی تھی۔

نور نے دوبارہ رُخ اس کی جانب موڑا اور اس کا بایاں ہاتھ نرمی سے اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما تو ایمن نے اس کی طرف دیکھا جس کی شہد رنگ آنکھوں میں اپنی دوست کے لیے نرمی ہی نرمی تھی۔

ایمن۔۔! جب اپنے رب کی رضا کے لیے کوئی کام کیا جاتا ہے نا تو اسی کے بنائے ہوئے" انسانوں کا نہیں سوچتے۔جس کے ہاتھ میں تمہارا دل ہے اسی کے ہاتھ میں تم سے جڑے لوگوں کا بھی دل ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایمن یک ٹک سی سامنے بیٹھی لڑکی کو بولتے دیکھنے لگی۔یکدم وہ اپنے سارے غم بھولنے لگی تھی۔اسکی ڈھارس بندھنے لگی تھی۔شہد رنگ آنکھوں والی لڑکی ابھی بھی اسی نرمی سے کہہ رہی تھی۔

وہ مالک الملک ہے،وہ وہ ذات ہے جس نے نہ صرف اس پوری کائنات کو بنایا بلکہ اس (اتنی بڑی) کائنات کا نظام بھی اس کے کنڑول میں ہے۔ایک چھوٹی سے چھوٹی چیز، نہیں بلکہ اس کائنات کا ایک ایک ذرہ بھی اس کے کنڑول میں ہے اور۔۔"

وہ رکی اور تھوڑا آگے بڑھ کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آہستگی سے کہنے لگی۔

"!جس نے دل بنایا ہے نا۔۔وہ دلوں کو بدلنا بھی جانتا ہے"

یہ کہہ کر وہ پیچھے ہٹی تھی اور ہلکی مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔لحظہ بھر رکنے کے بعد اس نے دوبارہ کہنا شروع کیا۔

"اس نے تمہیں اور مجھے بنا کر ایسے ہی نہیں چھوڑ دیا۔"

نور نے کہہ کر نرمی سے اس کے ہاتھوں کو دبایا جیسے کچھ سمجھانا چاہا ہو۔ایمن کی آنکھوں میں حیرت ابھری۔

ہاں ایمن! تم ٹھیک سمجھی۔"اس نے اثبات میں سر ہلا کر اسے یقین دلایا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ خیال تمہارے دل میں ایسے ہی نہیں آیا۔ہماری زندگیوں میں ایسے بہت سے مواقع آتے" ہیں جو رب کو راضی کرنے کے ہوتے ہیں لیکن جانتی ہو کیوں؟ہم ان موقعوں کو کیوں کھو دیتے ہیں؟صرف اس لیے کہ لوگ کیا کہیں گے ؟!لیکن ایمن یقین جانو اگر ہمیں بار بار ایسے موقعے ملتے ہیں ناتو یہ سب اس ذات کی پلاننگ ہوتی ہے ہمیں اپنی طرف بلانے کے لیے۔وہ "ہمیں صرف چانسز دیتا ہے۔پہلا قدم ہمیں ہی اُٹھانا ہوتا ہے۔

اس نے نرمی سے کہتے ہوئے اپنی آخری بات پر زور دیا تھا۔

کیا تاثیر تھی اس کے لفظوں میں۔یہ لڑکی واقعی سامنے والے کو اپنے سحر میں مبتلا کرنے کا فن) (رکھتی تھی۔اس کی باتیں ایمن کے دل پر جیسے کسی ٹھنڈی پھوار کی مانند پڑ رہی تھیں

زیادہ سوچو گی تو نہیں کر پاؤ گی۔صرف ایک بار۔۔ایک بار اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوئے،" سب کچھ اس پر چھوڑتے ہوئے ایک قدم اس کی طرف بڑھا کر تو دیکھو۔۔پھر دیکھنا ایمن!وہ "کیسے تمہیں تھامتا اور لوگوں کا کیا ہے پیاری لڑکی۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی اُبھری تھی اسے بے اختیار وہ منظر یاد آیا جب (اس نے نیا نیا میوزک سننا چھوڑا تھا۔(جو خصوصاً تو وہ پہلے بھی نہیں سنتی تھی لیکن پھر اس نے بالکل ہی سننا چھوڑ دیا تھا)وہ تب میٹرک کی سٹوڈنٹ تھی۔ایک دن وہ اور اس کی سب دوستیں یوں ہی معمول کے مطابق

گروپ کی صورت میں بیٹھی تھیں۔اچانک باتیں چھوڑ کر سب نے گانے گانے شروع کر دیے۔نور وہاں سے اٹھنے لگی تو ایک لڑکی نے اسے روکنا چاہا پھر اس نے بھی کہہ دیا کہ میں سونگز نہیں سنتی اور نہ ہی مجھے گانے گانے آتے ہیں تو ان کے گروپ کی ایک لڑکی نے اسے حقارت سے دیکھتے ہوئے بڑے ہی طنزیہ انداز میں کہا تھا کہ اب اتنا بھی کیا اسلام؟ دنیا کو بھی ساتھ ساتھ لے کر چلنا پڑتا ہے اس کی بات پر نور کا دل بری طرح دُکھا تھا لیکن اس وقت اس کے پاس اس لڑکی کو دینے کے لیے کوئی جواب نہیں تھا کیونکہ تب اس کی دوستی قرآن سے نہیں ہوئی تھی)اور آج! وہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔آج اس کے پاس سارے جواب تھے۔

لوگ تو کبھی راضی نہیں ہوں گے،تب بھی نہیں جب تم ان کے لیے اپنی جان بھی دے دو۔۔تو پھر جب لوگوں نے راضی ہونا ہی نہیں ہے۔۔"اس نے نظریں اُٹھا کر ایمن کو دیکھا پھر ہولے سے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"!تو کیوں نا ہم اپنے رب کو راضی کر لیں؟"

ایمن نے اپنے آنسو صاف کیے اور اسے دیکھتے ہوئے مسکرائی۔

اور وہ تو ہمارے چھوٹے سے عمل سے بھی راضی ہو جاتا ہے۔ہے نا؟"اس نے مسکرا کر نم آواز میں پوچھا تو نور ایک پل کے لیے ٹھہر سی گئی اور تعجب سے اسے دیکھا۔پھر مسکراتے ہوئے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اثبات میں سر ہلا کر بے اختیار ہی اسے گلے سے لگا لیا۔ دونوں دوستوں کی آنکھوں میں نمی اور چہروں پر مسکراہٹ تھی۔ پُرسکون مسکراہٹ! نور کی باتوں سے ایمن کا دل کافی ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔ اس کا سارا ڈر، ساری کلفت دور ہو چکی تھی۔

اب اسے اپنے رب کے حکم پر چلنے سے کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں! اور وہ پہلا قدم اٹھا کر ہی رہے گی۔" اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔ پھر کچھ یاد آنے پر وہ ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی۔

تم نے مجھے اس سوال کا جواب تو دیا ہی نہیں، جو میں نے سب سے پہلے پوچھا تھا؟" اس نے لہجے میں خفگی لاتے ہوئے گلہ کیا تو نور مسکرائی۔

یاد ہے مجھے جو تم نے پوچھا ہے۔ دیکھو۔۔۔!" یہ کہہ کر وہ اس کے تھوڑا اور قریب ہو کر بیٹھی تو" ایمن بھی اس کی جانب جھکی جیسے وہ کوئی راز کی بات بتانے والی ہو اور اس نے بھی رازدارانہ طریقے سے سننا چاہی ہو۔

پہلی بات تو یہ! کہ پردے کا تعلق امیری یا غریبی سے نہیں ہوتا، حیا، ایمان اور تقویٰ سے ہوتا" ہے۔ لیکن جانے لوگوں کو یہ بات سمجھ کیوں نہیں آتی؟ خیر!! دوسری بات کہ اگر تمہیں براہ راست کوئی یہ کہے کہ عبایا پہنے والی لڑکیاں بہت غریب ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس زیادہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کپڑے نہیں ہوتے اس لیے ہر وقت عبایا پہنے رکھتی ہیں تو ان سے کبھی بحث مت کرنا بلکہ موقع دیکھ کر اسی وقت یا پھر جب کبھی بھی وہ سننے کو تیار ہوں تو انہیں بس چند جملوں میں یہ بات سمجھانے کی کوشش کرنا کہ۔۔عبایا پہننا ہم مسلمان لڑکیوں کی غربت نہیں سیٹیسفیکشن ہوتی ہے۔یہ اللہ کا حکم ہے جو کہنے کو تو صرف ایک آیت ہے لیکن ہمارے لیے ایک تاج کی طرح ہے جسے پہن کر ہم شہزادیوں کی طرح فیل کرتی ہیں۔جب ہم اپنے آپ کو فُل کور کرتے ہوئے، خود کو پردے میں رکھتے ہوئے دنیا کے سارے کام کرتی ہیں نا تو ہم جتنی پیاری اپنے رب کو لگتی ہوں گی اس کا کوئی اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔پردہ بوجھ یا ندامت کی علامت نہیں ہے بلکہ یہ ہماری پہچان ہے، ہمارا فخر ہے، غرور ہے اور اعزاز ہے اپنے رب کی طرف سے ہم مومن عورتوں کے لیے ! جس نے سارے جہان کی عورتوں میں سے ہمیں چنا اور یہ اعزاز دے کر ہمیں سب سے قیمتی بنا دیا بالکل سیپ میں چھپے موتی کی طرح !"

وہ مسرور سا بول رہی تھی اور ایمن بھی ارد گرد کے ہوش سے بیگانہ اسے سن رہی تھی۔وہ بولتے ہوئے ایک ایک لفظ کو محسوس کر رہی تھی، ایک ایک لفظ اس کے دل سے نکل رہا تھا۔دوسرے الفاظ میں وہ اپنے ہی الفاظ کو انجوائے کر رہی تھی جیسے یہ اس کا فیورٹ ٹاپک ہو اور ایمن ! وہ بھی اسے بغیر تھکے سننا چاہتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہم وہ شہزادیاں ہیں جو پچاس، پچاس ڈگری میں بھی خود کو یہاں تک کہ اپنے ہاتھوں کو کَور" کر کے گھر سے باہر نکلتی ہیں۔ان شہزادیوں کو سردی گرمی سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ جن کے لیے اپنے رب کی رضا اہم ہوتی ہے نا تو انہیں یہ گرمی بھی گرمی نہیں لگتی، وہ لگنے ہی نہیں "دیتا کیونکہ اس ذات کو اپنی ان پیاری بندیوں سے بہت محبت ہوتی ہے۔

اس نے کہہ کر مسکراتے ہوئے ایک نظر ایمن کو دیکھا تھا اور پھر سامنے دیکھتے ہوئے اسے جیسے کچھ یاد آیا۔

اور ہاں! اگر ہم عبایا پہننے والی لڑکیاں سب کو غریب لگتی ہیں نا تو میں ایک بات کلئیر کر دیتی" ہوں کہ ہم جو عبایا پہنتی ہیں وہ کوئی عام نہیں ہوتا بلکہ سب برانڈز اور برانڈڈ ڈریسز سے بہت زیادہ ایکسپینسو اور قیمتی ہوتا ہے۔ہم نے عبایا پہن کر فیشن ایبل نہیں پُراعتماد لگنا ہوتا ہے، ڈیسنٹ لگنا ہوتا ہے، کمفرٹ ایبل لگنا ہوتا ہے۔ایسے برانڈڈ ڈریس پہننے کا کیا فائدہ؟ جو مہنگے ہونے کے ساتھ ساتھ فٹنگ والے (جس سے سارا جسم واضح ہو)، غیر آرام دہ اور بھاری ہوں، ایسے ڈریسز تو ایک بار پہننے کے بعد پھر یوں ہی ہماری الماریوں کی زینت بنے رہتے ہیں اور عام روٹین میں نہ پہننے کی وجہ سے ساری زندگی ہم انہیں بس دیکھتے دیکھتے ہی اپنی حسرت پوری کیے بنا دنیا سے چلے جاتے ہیں اور پھر ہمارے پیارے "اپنے" ہمارے ان پسندیدہ ڈریسز کو اٹھا کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

غیروں کو دے دیتے ہیں۔ تم بتاؤ کیا کوئی فائدہ ہے؟؟"اس نے یکلخت ہی گردن موڑ کر ایمن سے سوال داغا تو ایمن نے میکانکی انداز میں نفی میں سر ہلایا تو وہ پھر سے سامنے دیکھنے لگی۔

ہمیں ایسے کپڑے بنانے چاہیے جو کُھلے ہوں، ڈیسنٹ ہوں اور کمفرٹ ایبل ہوں۔ جنہیں" "پہن کر دیکھنے والے کو پتہ چلے کہ وہ مسلمان عورت جا رہی ہے۔

اس نے جیسے اپنی بات مکمل کی تھی پھر گردن گھما کر اسے دیکھا جو رخسار تلے ہاتھ رکھے اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اپنا کوئی من پسند منظر دیکھ رہی ہو۔ نور اس کے اس انداز پر مسکرائی تھی۔

کیا ہوا؟"نور نے اسے ایسا دیکھنے پر پوچھا تو وہ سیدھی ہوئی۔"

"!کچھ نہیں بس سوچ رہی تھی کوئی اتنا اچھا کیسے بول سکتا ہے؟"

اس نے نور کو رشک بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

نور اس کی بات پر کچھ نہ بولی بس ہلکا سا مسکرا دی پھر اچانک اسے جیسے کچھ یاد آیا۔

"اچھا میں تمہیں ایک بات بتانا تو بھول ہی گئی۔"

کیا؟؟"ایمن نے سوالیہ ابرو اچکائے۔"

تمہیں پتہ ہے ایمن! اکثر غیر مسلم ہمارے پردے کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسلمان"

www.novelsclubb.com

عورتیں خود کو چھپا کر کیوں نکلتی ہیں کیا انہوں نے کوئی جرم کیا ہے اور پھر قہقہہ لگاتے ہوئے ہنس دیتے ہیں۔ مجھے بہت دکھ ہوتا ہے ان کی باتوں سے۔"

وہ کہتے ہوئے واقعی دکھی لگ رہی تھی۔اس نے کہہ کر اپنا سر جھکا دیا تو ایمن نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"کوئی بات نہیں! جس کو جو سمجھنا ہے سمجھنے دو، ہمیں تو پتہ ہے نا کہ یہ سب ہمارے رب نے ہماری حفاظت کے لیے کیا ہے۔اور پھر تم ہی تو کہتی ہو قیمتی چیزیں چھپی ہوئی ہی اچھی لگتی ہیں۔"اس نے جیسے اسے حوصلہ دینا چاہا تھا نور نے تعجب سے اسے دیکھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا یہ وہی لڑکی ہے جو ہمیشہ سے ان باتوں سے چڑتی آئی تھی؟!

"کیا ہوا کچھ غلط کہہ دیا کیا؟"ایمن اس کے ایسے دیکھنے پر سٹپٹائی۔

نور جو اسے سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی یکدم ہنس پڑی تو ایمن کی جان میں جان آئی۔

"میں تو یہ سوچ رہی ہوں کہ تم اتنی سمجھدار کیسے ہوگئی؟!"اس نے ہنستے ہوئے ایمن کی ٹانگ کھینچنا چاہی تو ایمن نے اچانک ہی اسے گلے سے لگالیا۔اتنی زور سے کہ نور حیران ہوئے بنا رہ نہ سکی۔

"تمہارے ساتھ رہ رہ کر نور! صرف تمہاری وجہ سے، تھینک یو میری زندگی میں آنے کے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیے، تھینک یو میری پیاری نور! مجھے نور (حق) کی پہچان کروانے کے لیے۔ تم بہت اچھی ہو سچ میں بہت اچھی ہو۔" وہ رندھی آواز میں کہہ رہی تھی نور آہستگی سے اس کی کمر سہلانے لگی۔ اس کی آنکھیں بھی نم ہونے لگی تھیں لیکن وہ جلدی سنبھل گئی۔

چلو اب بس کرو یہ ایموشنل سین ورنہ سب کو پتہ چل جائے گا کہ ہم کتنے دریا بہا کر آئے ہیں۔"

کچھ دیر بعد نور نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا تو ایمن بھی اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگی اور پھر یکدم ہی دونوں ہنس پڑی اور ہنستی ہی چلی گئیں۔

یار چلو! اب چلتے ہیں ورنہ اگر سر ناظم کا لیکچر مس ہو گیا نا تو ہمیں پھر سے دریا بہانے پڑیں گے۔" کافی دیر ہنسنے کے بعد جب ایمن کو وقت کا احساس ہوا تو اسے اپنے سب سے خوفناک یعنی سخت ٹیچر کا خیال آیا جو یونیورسٹی لائف میں بھی لیٹ آنے والے اسٹوڈنٹس کو سکول میں لیٹ ہونے والے بچوں کی طرح سزا دیتے تھے۔

ہاں بالکل یہ تو تم نے صحیح کہا چلو چلتے ہیں۔" نور نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے جلدی جلدی اٹھنا چاہا اور پھر دونوں ہی اپنی کتابیں سمیٹتے ہوئے، ہنستے ہوئے ساتھ ہی اٹھی تھیں۔

دونوں دوستیں ہلکے پھلکے دلوں کے ساتھ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب بڑھ گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆☆☆☆☆☆☆

دن، ہفتے اور مہینے اسی طرح گزرتے گئے اور اریحہ نور سے کتراتی رہی، نور نے بہت کوشش کی اس سے میل جول بڑھانے کی لیکن وہ ہر دفعہ اس سے دور بھاگتی رہی لیکن اس کے باوجود نور نے ہار نہیں مانی تھی۔ان سب کے پیچھے نور کا کوئی ذاتی مفاد نہیں تھا اس کا صرف ایک ہی مقصد تھا کہ ایک بار۔۔ صرف ایک بار وہ اس پیاری سی، معصوم سی لڑکی تک اللہ کا پیغام پہنچادے پھر آگے کا کام تو اللہ تعالیٰ خود کرلیں گے۔اسے یقین تھا کہ وہ اتنی سمجھ دار لڑکی ہے کہ ایک دفعہ اس کی بات پر غور ضرور کرے گی۔

نور جب بھی اریحہ اور روبی کے گروپ کے پاس آکر بیٹھتی اریحہ اپنا بیگ اور کتابیں سمیٹتے ہوئے روبی کو لیے فوراً وہاں سے اٹھ جاتی جس پر نور سادگی سے مسکرا کر رہ جاتی۔ وہ اس سے بھاگ رہی تھی اسے اس بات کا بخوبی اندازہ تھا۔وہ نہ تو خود نور کے ساتھ بیٹھتی تھی اور نہ ہی روبی کو بیٹھنے دیتی تھی۔

اریحہ کا رویہ نور کے ساتھ برا نہیں تھا لیکن اچھا بھی نہیں تھا۔وہ اسے بس ہوں، ہاں میں جواب دیتی اور پھر وہاں سے چلی جاتی اس سے بڑھ کر اس کا نور کے سے تعلق نہیں تھا لیکن اس کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

برعکس روبی نور کے ساتھ کافی فرینک تھی۔ وہ نور کے ساتھ اریحہ کے رویے سے اچھی طرح واقف تھی لیکن اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ ایسے کر کیوں رہی ہے؟ جبکہ نور تو اتنے نرم اور دھیمے مزاج کی لڑکی ہے۔ بالآخر کسی طرح روبی کی کوششوں سے نور اور اریحہ کے پاس ایک دوسرے کے نمبر آگئے کیونکہ روبی نے اپنے ٹیچر سے کہہ کر پریزنٹیشن کے لیے ان تینوں (نور کے ساتھ اپنا اور اریحہ) کا گروپ بنوالیا تھا۔ چونکہ یہ گروپ صرف پڑھائی کے لیے بنا تھا اس لیے اریحہ نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ اور نور وہ تو کبھی اعتراض کرتی ہی کہاں تھی۔۔!

اور پھر ایک دن اریحہ اور نور کے درمیان کچھ ایسا ہوا کہ اس کے بعد نور کبھی یونیورسٹی نہ آئی۔ ان دونوں کے درمیان کیا ہوا تھا؟ کیوں ہوا تھا؟ یہ سب تم وقت آنے پر جان جاؤ گے۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

تین ماہ بعد:

دسمبر کے یخ بستہ مہینے نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ سرد ہواؤں کا راج ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ ہر سال کی طرح سرد اور اُداس راتیں! سخت سردی کی وجہ سے ہر سُو سناٹا جلدی چھا جاتا تھا۔ رات کے گیارہ بج رہے تھے، جانور سے لے کر انسانوں تک ہر جاندار اپنے اپنے آشیانوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں دبکا بیٹھا تھا۔ایسے میں وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر اوندھے منہ یعنی پیٹ کے بل لیٹی دونوں کہنیوں کو بیڈ پر ٹکائے ہاتھوں پر چہرہ رکھے کوئی میگزین پڑھ رہی تھی۔(کچھ ہی دیر پہلے وہ کانوں میں ہینڈز فری لگائے فل والیوم میں میوزک سن رہی تھی اس لیے اس کا فون اور ہینڈز فری پاس ہی پڑے تھے)اس کی بھوری سلکی زُلفیں اس کے چہرے کے اطراف میں جھول رہی تھیں۔ اسکی خوبصورت بھوری آنکھیں میگزین کے صفحے پر گردش کر رہی تھیں۔ کمرہ ہیٹر کی گرمائش کی وجہ سے کافی گرم تھا اس لیے وہ لحاف کے بغیر ہی لیٹی تھی۔وہ سیاہ ٹراؤزر اور کھلی سی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھی غالباً یہ اس کا نائٹ ڈریس تھا۔وہ پیٹ کے بل لیٹی اپنی ٹانگوں کو اِدھر اُدھر جھلا رہی تھی یوں کہ اس کے

دونوں پاؤں کا رخ کمرے کی چھت کی جانب تھا۔اگلا صفحہ پلٹا ہی گیا تھا کہ دفعتاً کمرے کی خاموشی میں اس کا فون رِنگ ہوا۔اس نے بھوری آنکھیں اُٹھا کر پاس پڑے بجتے فون کو دیکھا۔ موبائل کی چمکتی سکرین پر روبی کالنگ جگمگا رہا تھا۔

وہ یکدم سیدھی ہوئی اور فون اُٹھا کر مسکراتے ہوئے کال پِک کی اور بیڈ کی پشت کے ساتھ تکیہ سیٹ کر کے ٹیک لگاتے ہوئے آلتی پالتی مارے بیٹھ گئی۔

"جی جناب بولیں کیسے یاد کیا مجھے؟"اس نے ایک بھوری لٹ کو اپنی سفید مومی انگلیوں میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھماتے ہوئے مسکرا کر کسی مغرور شہزادی کی طرح پوچھا جیسے اسے بہت مان تھا کہ روبی اسے کتنا یاد کرتی ہے۔

یاااار! نیند نہیں آرہی تھی سوچا تمہیں کال کرلوں ویسے میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا نا؟""

دوسری طرف روبائشہ کی بے چین سی آواز ابھری اور آخر میں اس نے مینرز والی فارمیلیٹی پوری کرنا بھی ضروری سمجھی۔ وہ اریحہ کے معاملے میں ایسی ہی تھی کبھی بھی کسی بھی وقت کال کرلیتی تھی۔

اریحہ اس کی بات پر بے اختیار مسکرائی۔

ہمم! ڈسٹرب تو تم کرچکی ہو۔" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے سنجیدہ سے انداز میں کہا۔"

اچھا۔۔ چلو کوئی نہیں! یہ بتاؤ کیا کررہی تھی تم؟" اریحہ کو لگا روبی نے اس کی بات کو ہوا میں اُڑا" دیا۔ وہ اس کے شرم دلانے پر شرمندہ ہونے کی بجائے الٹا ڈھٹائی سے دوسرا سوال کررہی تھی۔

یہ لڑکی نہیں سدھر سکتی۔" اریحہ نے افسوس سے سر ہلایا تھا۔"

وہ روبی ہی کیا جو کسی کی باتوں کا اثر لے لے۔

"ہمم۔۔ کچھ خاص نہیں یونہی میگزین پڑھ رہی تھی۔"

اس نے جماہی روکتے ہوئے جواب دیا تو روبی ٹھٹھکی۔

www.novelsclubb.com

اچھاتواب میرے فون کرتے ہی تمہیں نیند آنے لگی ہے؟"روبی نے خفگی سے پوچھا۔"

ارے نہیں تم کرونا بات،رات ابھی بہت لمبی ہے سو جائیں گے ایک دو گھنٹے میں،ویسے بھی"
"صبح کونسا یونیورسٹی جاناہے۔ونٹر بریک ہے۔

نیند تو تواب اسے واقعی آرہی تھی لیکن روبی کے اس طرح خفا سے انداز سے کہنے پر اس نے مسکراتے ہوئے بات سنبھال لی۔کچھ بھی ہو وہ اپنی پیاری دوست کو ناراض نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے لیے تو وہ پوری رات بھی جاگ سکتی تھی ایک دو گھنٹے تو پھر بہت کم تھے۔

اس کے اس طرح پیار سے کہنے پر روبائشہ ایک دم کھل سی گئی۔وہ بھی اپنے بیڈ پر آلتی پالتی مارے گود میں کشن رکھ کر بیٹھ گئی۔جیسے اب اسے بہت سی باتیں کرنی تھیں۔جب سے ان کا ونٹر بریک شروع ہوا تھا روبائشہ تقریباًاسے روز ہی کال کرتی تھی لیکن آج اس نے تھوڑی دیر سے کال کی تھی جس پر اریحہ نے بالکل برا نہیں مانا تھا وہ عادی تھی اس کی بے وقت کالز کی۔

چلو آج کچھ خاص باتیں کرتے ہیں۔"روبی نے اچانک پر جوش سے انداز میں کہا۔"

خاص باتیں؟۔۔مطلب؟؟"وہ بے اختیار ٹانگیں لمبی کیے سیدھی ہو کر بیٹھی۔اس نے ایک" کشن اپنی گود میں رکھتے ہوئے تجسّس سے پوچھا۔

وہ رات کے اندھیرے میں کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا۔اس کے کمرے میں)

نائٹ بلب کی وجہ سے نیم اندھیرا تھا۔اس نے لائٹ آن نہیں کی اور مسکراتا ہوا سید ھا سٹڈی ٹیبل کی جانب چلا آیا۔اس کے سیاہ بال ماتھے پر گر رہے تھے اور سیاہ آنکھیں ذہانت سے چمک رہی تھیں۔ٹیبل لیمپ آن کرتے ہوئے وہ کرسی کھینچتا ہوا بیٹھ گیا۔پھر مسکرا کر سامنے پڑی ڈائری اٹھائی اور اسے کھولا۔وہ اپنی ساری باتیں اللہ سے شئیر کرتا تھا لیکن آج اس کا دل چاہا تھا کہ (وہ اپنے دل کی کچھ خاص باتوں کو الفاظ کا روپ دے

تم انکار نہیں کرو گی جواب دینے سے!"روبی جانتی تھی اریحہ کو اس قسم کی باتیں سخت ناپسند" ہیں اس لیے اس نے احتیاطاً پہلے سے ہی اسے وارن کرنا ضروری سمجھا۔

ایسی بھی کیا بات ہے جو۔۔"اریحہ کا ماتھا ٹھنکا۔"

اور ناراض بھی نہیں ہو گی؟"اس سے پہلے کہ وہ اپنی تفتیش شروع کرتی روبی نے دوسرا سوال" داغا۔

اچھا بابا نہیں ہوتی ناراض۔۔اب کہو بھی۔"اس نے گہرا سانس لے کر گویا اسے بات شروع" کرنے کی اجازت دی تھی۔جانتی جو تھی اس نے باز کوئی نہیں آنا۔

تمہیں کیسا لڑکا چاہیے؟"روبی کا سوال اتنا اچانک تھا کہ وہ ٹھہر سی گئی۔اسے کیسا لڑکا چاہیے؟" یہ تو کبھی اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(اس نے قلم اٹھایا اور لکھنا شروع کیا)

ویسے یار تمہیں یاد ہے وہ نور۔۔یار کتنی اچھی تھی ناوہ۔مجھے تو وہ آج تک نہیں بھولی۔"ابھی وہ اسے جواب دینے کے لیے الفاظ تلاش کر ہی رہی تھی کہ اچانک روبی نے نور کا ذکر چھیڑا۔اریحہ کے چہرے پر سایہ سالہرایا اسے بے اختیار ایک گلٹ کا احساس ہوا تھا۔کہیں نا کہیں اسے آج بھی لگتا تھا کہ نور نے اس کی وجہ سے یونیورسٹی چھوڑی ہے لیکن اگلے ہی پل اس نے اپنے خیالوں کو رَد کرتے ہوئے بیزار سا سانس خارج کیا۔اُف یہ روبی تو نور کو ایسے یاد کرتی ہے جیسے نور اس کی بیسٹ فرینڈ تھی اور یقیناً بن ہی چکی ہوتی اگر اس نے اسے کھینچ کر نہ رکھا ہوتا۔

اس کے بارے میں سوچ کر تو خیال آتا ہے کہ اسے اس کے جیسا ہی لڑکا ملے گا جیسی وہ خود ہے"

میرا مطلب۔۔پیارا، پاکیزہ، نیک دل، رحم دل اور ہاں پردے کو پسند کرنے والا جو وہ پہلے سے ہی کرتی ہے۔"روبی اپنی ہی دھن میں بولے جا رہی تھی۔

یہ سب خوبیاں تو اس میں بھی تھی لیکن ہاں یہ آخری چیز۔۔یہ کیوں نہیں تھی اس میں؟اور"

"اسے۔۔اسے یہ چیز لانی بھی نہیں تھی خود میں!"

روبی پاکیزہ وہی ہوتا ہے نا جس کا کردار بالکل بے داغ ہو، جو لڑکی غیر لڑکوں سے بے تکلف نہ "

ہوتی ہو تو روبی تم یقین جانو اس دنیا میں بہت سی فیشن ایبل لڑکیاں بھی پاک دامن اور پاکیزہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوتی ہیں اور جہاں تک یہ سوال ہے کہ مجھے کیسا لڑکا چاہیے تو۔۔" وہ نور کی تعریف سے نجانے کیوں چڑسی گئی تھی۔اس نے اپنی سوچ اور عقل کے مطابق سپاٹ سے انداز میں اسے پاکیزگی کی وضاحت دی۔کافی حد تک وہ صحیح بھی تھی۔ہر فیشن ایبل لڑکی بری نہیں ہوتی اور ہر پردہ کرنے والی لڑکی پاکیزہ نہیں ہوتی لیکن کوئی اس لڑکی کو یہ سمجھاتا کہ مکمل پاکیزگی کے لیے صرف سوچ کا پاک ہونا ہی کافی نہیں ہوتا اور نہ ہی اکیلا پردہ کرنا کافی ہوتا ہے بلکہ ایک پاکیزہ اور پاک دامن لڑکی کے لیے یہ دونوں چیزیں ہی بہت اہم ہوتی ہیں اور ایسی لڑکی اپنے رب کا قُرب بہت جلدی پالیتی ہے۔

وہ ذرا دیر سانس لینے کو رکی تھی روبی اسے بغور سن رہی تھی۔

یارب! مجھے ایسی لڑکی چاہیے جو خود کو حجاب سے ڈھانپنا جانتی ہو، جو یہ جانتی ہو کہ اس کی") خوبصورتی کی قیمت کیا ہے اور اس کے سجے سنورے وجود کو دیکھنے کا حق صرف اس کے محرم کا "ہے، جو میرے اس حق کو امانت سمجھتے ہوئے کبھی اس میں خیانت نہ کرے۔

(وہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اپنی سوچ کے خوبصورت موتی ان سفید کاغذوں پر بکھیر رہا تھا

مجھے ایسا لڑکا چاہیے جو۔۔جو مجھے کبھی بھی خود کو حجاب میں ڈھانپنے کے لیے نہ کہے، جو یہ کبھی" نہ سوچے کہ میرے سجے سنورے وجود کو دیکھنے کا حق صرف اس کا ہے۔جو یہ نہ کہے کہ مجھے

www.novelsclubb.com

دیکھنے کا حق اس کی امانت ہے اور میں اس میں خیانت نہ کروں۔نہ۔۔!! مجھے ایسا لڑکا نہیں چاہیے۔"اس نے کوفت سے سر جھٹکا۔

بلکہ میرا جب دل چاہے، جہاں دل چاہے اور جیسے دل چاہے میں جاؤں۔ وہ مجھے کبھی منع نہ " کرے۔یونو! وہ آزاد خیال ہو۔"اس کی نظر میں آزاد خیالی یہی تھی جبکہ پردہ کرنا اسے اولڈ فیشن لگتا تھا جانے کیوں اسے پردے کا سوچ کر ہی الجھن ہوتی تھی۔

اپنے خیالات کا اظہار کر کے جیسے وہ مطمئن ہو رہی تھی۔

جو خود کو سورج کی طرح سمجھتی ہو کہ جسے ہر کوئی نہیں دیکھ لیتا، کہ جس کی طرف اگر غلطی") "سے نگاہ اٹھ بھی جائے تو فوراً جھک جائے۔

(وہ ابھی بھی لکھ رہا تھا

جو اس بات پر رشک کرے کہ میں چاند کی طرح ہوں۔ جسے ایک بار اگر کوئی دیکھ لے تو" دوبارہ دیکھنے کی چاہت کرے۔"وہ ابھی بھی بول رہی تھی۔

اسے شاید اپنی خوبصورتی پر بہت ناز تھا۔ وہ یہ بھول گئی تھی کہ جس ذات نے اسے یہ نعمت دی ہے اسی ہستی نے اس کی خوبصورتی کی حفاظت کا انتظام (پردے کا حکم) بھی کیا ہے۔

جو بے وجہ ہر جگہ نہ چلی جاتی ہو، جو کہیں بھی جانے سے پہلے یہ سوچ کہ اس کا وہاں جانا اللہ")

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کو پسند ہے بھی یا نہیں اور اگر وہ کہیں جائے بھی تو اللہ کی حدود میں رہتے ہوئے جائے۔

نارنجی کناروں کے اوپر بنے گلابی پھولوں والے سفید کاغذوں پر خوبصورت الفاظ ابھی بھی

(گھسیٹے جارہے تھے

جو مجھے بازاروں، مالز اور شاپنگ پر جانے کے لیے کبھی نہ روکے۔ میں جب چاہوں، جہاں"

چاہوں اور جس طرح چاہوں یعنی جس طرح کی بھی ڈریسنگ میں جانا چاہوں وہ مجھے جانے

"دے۔

جو اپنا وقار بلند رکھنا جانتی ہو، جس تک رسائی حاصل کرنا کسی بھی نامحرم کے لیے ناممکن")

("ہو۔

"جو ایسا انسان ہو کہ وہ۔۔"

www.novelsclubb.com

!ارے بس بس سٹاپ لگاؤ لڑکی سب کیا مجھے ہی بتادو گی؟"

وہ جو اپنی ہی دھن میں بولی جارہی تھی روبی نے شرارت سے اسے ٹوکا تو اس نے جھینپ کر سرخ

پڑتے چہرے کے ساتھ آنکھیں میچی تھیں۔

!واقعی وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی۔ افف

چوبیس سالہ حماد نے آخری سطر لکھ کر قلم بند کیا۔ اور کُہنیاں میز پر ٹکائے ٹھوڑی تلے دونوں)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاتھوں کو باہم پھنسائے سامنے کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے کچھ سوچنے لگا۔
بس یہ پہلی اور آخری دفع ہے جو اس نے یہ ساری باتیں ڈائری پر لکھی ہیں اگر کہیں حامد کے "
"ہاتھ یہ ڈائری لگ گئی ناتو۔۔
آگے کا سوچتے ہوئے اس کے کان سرخ ہوئے تھے۔ پھر مسکراتے ہوئے سر جھٹک کر وہ اٹھ گیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔ اسے صبح نماز کے لیے بھی اٹھنا تھا اور پھر آفس بھی تو جانا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے آنکھیں موندلیں۔
حماد نے پڑھائی کے فوراً بعد آفس جوائن کر لیا تھا۔ بزنس بے شک اس کے بابا کا تھا لیکن محنت اسی کی تھی۔ وہ شروع دن سے ہی بہت محنتی ثابت ہوا تھا اور اس کی یہ محنت کمپنی کی ترقی میں نظر بھی آرہی تھی
وہ اپنی عمر کے حساب سے وہی سوچتا تھا جو عمر کے اس مرحلے میں لڑکے سوچتے ہیں لیکن اس کی سوچ اور دوسرے منچلے لڑکوں کی سوچ میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ وہ اگر اپنی جوانی میں پروان چڑھ رہا تھا تو اسے اپنے جذبات پر قابو رکھنا بھی اچھے سے آتا تھا۔ وہ یہ بات جانتا تھا کہ اسے اپنے مالک کی حدود کو کبھی نہیں توڑنا کیونکہ ہر چیز اپنے وقت پر ہی ہوتی ہے اور اس ذات کی ٹائمنگ بالکل پرفیکٹ ہوتی ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں تو۔۔تم نے ہی تو پوچھا تھا۔۔اور تم جانتی ہو مجھے ایسی باتیں بالکل نہیں پسند!"اس نے" تھوڑا غصے سے کہا تا کہ اس کی باتوں کا اثر زائل ہو سکے لیکن روبی کہاں آسانی سے چین لینے والی تھی؟

ہاں جانتی ہوں نہیں پسند۔۔ لیکن تم تو ایسے بول رہی تھی جیسے یہ تمہارا فیورٹ ٹاپک ہو۔""

صاف ظاہر تھا وہ اسے تپا رہی ہے اور اگر اس نے فون بند نہ کیا تو اس لڑکی نے باز نہیں آنا۔

"اُف! مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی۔ نیند آرہی ہے مجھے، بائے"

اس نے جلدی سے فون بند کرنا چاہا۔

"ہاں ہاں، شیور شیور۔۔ ہم پھر بات کریں گے نا اس ٹاپک پر۔۔ فُرصت سے"

روبی اس کی ٹانگ کھینچنے سے باز نہیں آرہی تھی اس نے آخری دو الفاظ پر زور دیا تو اریحہ نے ایک جھٹکے سے فون کان سے ہٹایا اور فوراً کال کاٹ دی۔ دوسری طرف روبی کے قہقہے بلند ہوئے تھے۔

اف یہ لڑکی! مرے گی میرے ہاتھوں کسی دن۔۔ پہلے خود ہی بات شروع کرتی ہے اور پھر" اگلے بندے کو کئی دن تک یہ احساس دلاتی رہتی ہے کہ کسی نے غلطی سے اس روبی کی بچی پر "! بھروسہ کرتے ہوئے اسے اپنے دل کا حال سنا دیا۔۔اُفف

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے غصے سے دانت کچکچائے تھے اور پھر سائیڈ ٹیبل کا لیمپ آف کر کے کمفرٹر اوڑھتے ہوئے لیٹ گئی۔اس کا موڈ سخت غارت ہو چکا تھا لیکن اسے پھر بھی سونا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

حال:

یہ رضوان بیگ اور اُن کی زوجہ دوسرے لفظوں میں اریحہ کے والدین کے پلین کریش کے حادثے والے واقعے کے چھ دن بعد کا ذکر ہے۔رات کے نو بج رہے تھے جب اس نے اپنے بابا کے کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک دی۔وہ اس وقت گہرے بھورے رنگ کی شلوار قمیض پہنے ہوئے تھا۔وہ جب بھی گھر پر ہوتا تو ٹراؤزر شرٹ کی نسبت زیادہ تر شلوار قمیض پہننا پسند کرتا تھا۔سارا دن آفس میں پینٹ کوٹ یا جینز شرٹ پہننے کے بعد جب گھر آ کر وہ شلوار قمیض پہنتا تو کافی آرام دہ محسوس کرتا۔

اور شلوار قمیض تو اس کی شخصیت کو مزید بارعب بناتی تھی۔

آ جاؤ!"اندر سے اجازت ملنے پر اس نے آہستگی سے دروازہ اندر کو دھکیلا تو وہ کھلتا ہی چلا گیا۔"

سفید چھت کی سلنگ میں لگی سنہری لائیٹس کہ سنہری روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔ان کی چمکتی شعاعیں گہرے بھورے لکڑی کے ڈیزائن والے فرش پر اپنا حسن بکھیر رہی تھیں۔سفید روشنی والے بلب فلحال بند تھے جس کی وجہ سے کمرے میں روشنی زیادہ تیز نہ تھی اور کمرہ کوئی خواب ناک سا منظر پیش کر رہا تھا۔کمرے کے دائیں جانب دیوار کے ساتھ بیڈ پڑا تھا لیکن ابرہیم اصغر بیڈ پر موجود نہ تھے وہ دروازے کی بالکل سیدھ میں کھڑکی کے پاس بڑی سی سفید شال کندھوں پر ڈالے راکنگ چیئر پر بیٹھے جھول رہے تھے۔انہوں نے اپنی کمر چیئر کی پشت سے ٹکائے گردن بھی پیچھے کی جانب ڈھلکائی ہوئی تھی یوں کہ ان کے چہرے کا رخ چھت کی جانب تھا لیکن آنکھیں بند تھیں۔

حماد نے غور سے انہیں دیکھا۔ہر وقت چست و توانا رہنے والے ابراہیم اصغر کمزور اور پژمردہ سے نظر آرہے تھے۔ان کے دوست کی موت نے انہیں گہرا صدمہ دیا تھا۔حادثے کی خبر سننے کے بعد وہ سخت بیمار پڑ گئے تھے اور تب سے اب تک گھر پر ہی تھے آفس نہیں گئے تھے۔ان کی یہ حالت دیکھ کر اس کی آنکھیں بھر آئیں۔اس نے سیاہ آنکھوں میں موجود نمی کو پلکیں جھپک کر اندر اتارا اور آگے بڑھ کر ہمیشہ کی طرح فرش پر ایک گھٹنے کے بل بیٹھتے ہوئے نرمی سے ان کے دونوں ہاتھ تھام لیے (جب بھی ابراہیم اصغر کسی بات پر اُداس یا پریشان ہوتے تو وہ ایسے ہی کرتا تھا)ابراہیم اصغر نے آنکھیں نہیں کھولیں اور نہ ہی ان کے وجود میں کوئی جنبش ہوئی وہ اسی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طرح بیٹھے رہے۔

"بابا! کیسی طبیعت ہے اب آپ کی؟" اس نے دھیمی آواز میں نرمی سے پوچھا تو ابراہیم اصغر نے ہلکا سا اثبات میں سر ہلایا۔

"پہلے سے بہتر ہوں!" وہ ہنوز آنکھیں موندے ہلکی آواز میں بولے۔

"بابا جانتے ہیں؟ آپ کے بغیر آفس آفس نہیں لگتا، بالکل بھی رونق نہیں ہے آفس کے آنر کے بغیر وہاں!" اس نے چہرے پر بشاشت لاتے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو وہ ہلکا سا مسکرائے۔ ان کا بیٹا بالکل نہیں بدلا تھا۔ وہ بچپن میں بھی ان کو ان کی اہمیت کا احساس اسی انداز میں دلایا کرتا تھا۔

"ایسی بھی بات نہیں ہے اب بیٹا! تم دونوں کو تو اب عادت ڈال لینی چاہیے میرے بغیر آفس سنبھالنے کی، آخر بوڑھا ہو گیا ہوں کل کو میرے بعد تم دونوں کو ہی تو سب دیکھنا ہے۔" وہ چہرہ جھکائے مسکراتے ہوئے سکون سے ان کی بات سن رہا تھا لیکن ان کی آخری بات پر اسے یوں لگا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں پکڑ کر زور سے بھینچا ہو۔ اس نے تڑپ کر سر اُٹھا کر انہیں دیکھا تھا جو اسی انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔

اتنی بڑی بات کتنے آرام سے بول دی تھی ناانہوں نے اپنے لاڈلے، اپنے جان کے ٹکڑے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے۔

بابا۔۔!"خوف سے اس کی آواز کانپی تھی۔"

آئندہ ایسی بات نہ کریے گا پلیز۔۔(پلیز کو لمبا کیا) ورنہ آپ کا یہ بیٹا۔۔جو مضبوط چٹان بنا پھرتا ہے،ریت کے ٹیلے کی طرح ڈھے جائے گا۔اللہ تعالیٰ آپ کو صحت اور ایمان والی لمبی زندگی دیں۔"

اس نے کہتے ساتھ ہی اپنا چہرہ ان کے ہاتھوں پر ٹکا دیا۔اس کے لہجے میں خوف تھا۔کسی معصوم چھوٹے بچے والا خوف جو اسے اس کی پسندیدہ چیز کے کھو جانے پر ہوتا ہے۔ابراہیم اصغر نے آہستگی سے اپنی آنکھیں کھولیں اور گردن سیدھی کر کے اس کے جھکے سر کو دیکھا۔وہ ہلکا سا مسکرا دیے۔انہوں نے نم آنکھوں کے ساتھ بے اختیار ہی اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا۔نجانے کسی نیکی کا صلہ تھی ان کی یہ اولاد۔انہوں نے بے اختیار آنکھوں کو جھپکتے ہوئے پلکوں کی باڑ میں ٹھہرے آنسوؤں کو نیچے آنے سے روکا۔وہ اپنے بیٹے کے ساتھ اتنے اچھے وقت کو کسی ایموشنل ماحول کا سین نہیں بنانا چاہتے تھے۔

انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ اس کے ہاتھوں کی قید سے آزاد کرایا اور آہستگی سے اس کے سر کے سلکی بالوں پر پھیرا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں کروں گا۔پرامس!"انہوں نے بھی اسی انداز میں کہا جیسے بچپن میں اس کے روٹھ جانے پر کہا کرتے تھے۔

حماد نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔ اس نے بھی اپنی پلکوں کی باڑ پر رکے آنسوؤں کو انگلی کی پوروں سے صاف کیا اور اٹھ کر ان کے گلے لگ گیا۔ایک دم جیسے سکون سا اتر گیا تھا اس کے اندر۔

ایموشنل کر دیا آپ نے تو!"وہ پاس پڑی دوسری کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھتے ہوئے خفگی سے" بولا تو ابراہیم اصغر ایک بار پھر مسکرائے لیکن یہ مسکراہٹ پہلے والی مسکراہٹ سے زیادہ جان دار تھی۔

ان کا یہ بیٹا خفگی والا موڈ حامد کے برعکس کبھی کبھی ہی دکھاتا تھا اور جب دکھاتا تھا تو کوئی اسے بتاتا کہ وہ کس قدر اچھا لگتا ہے ایسے موڈ دکھاتے ہوئے۔(جبکہ حامد کا تو یہ روز کا کام تھا اس لیے کوئی اس کے موڈ پر زیادہ توجہ نہیں دیتا تھا)

انہوں نے بے اختیار ماشاءاللہ کہتے ہوئے اس پر سے نظریں ہٹائی تھیں۔

کچھ پل خاموشی کی نذر ہو گئے۔دفعتاً حماد کو جیسے کچھ یاد آیا،وہ کھنکار کر سیدھا ہوا۔اب کہ اس کے چہرے پر سنجیدگی رقم تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بابا! آج آفس میں کوئی محمود بیگ آئے تھے۔"

اس کا اتنا کہنا تھا کہ ابراہیم اصغر نے چونک کر اسے دیکھا۔ان کا یہ انداز اتنا اچانک تھا کہ حماد کا ماتھا ٹھنکا لیکن اس نے کچھ کہا نہیں اور اپنی بات جاری رکھی۔

وہ آپ سے ملنا چاہتے تھے تو ذیشان (ابراہیم اصغر کا سیکرٹری) نے انہیں بتایا کہ آپ فلحال "آفس نہیں آرہے وہ چاہیں تو مجھ سے یعنی آپ کے بڑے بیٹے حماد ابراہیم سے مل لیں۔

تو آپ ملے ان سے ؟"ابراہیم اصغر نے بے ساختہ پوچھا۔"

جی ملا تھا! لیکن۔۔"ابراہیم اصغر نے نوٹ کیا وہ کچھ اُلجھا اُلجھا سا لگ رہا ہے۔"

لیکن کیا بیٹا؟"اس کے رکنے پر انہیں جیسے بے چینی ہوئی تھی۔"

اس نے گہرا سانس لیا۔

کچھ نہیں بابا۔بس مجھے ان کا انداز تھوڑا عجیب لگا جیسے وہ کسی کام کو فوراً کرنا چاہتے ہوں یا" شاید۔۔یہ میرا وہم ہو۔۔پتہ نہیں!"وہ فلحال کچھ بھی دعوے سے نہیں کہہ سکتا تھا۔وہ ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا اور ان کی طرف دیکھا۔

وہ کہہ رہے تھے کہ آپ سے ہی بات کریں گے ،بہت ضروری بات ہے اس لیے وہ جلد از جلد" آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔میں نے اُن سے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو انہوں نے کہا یہ آپ سب کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جلدی پتہ چل جائے گا۔

اچھا۔۔۔!"وہ جو اسے سانس روکے سن رہے تھے بات ختم ہونے پر گہرا سانس لیا اور نظریں" زمین پر جمادیں۔

آپ جانتے ہیں انہیں ؟"اس نے ان کی پیشانی پر آئی سوچ کی لکیروں کو غور سے دیکھتے ہوئے" سوال داغا تو ابراہیم اصغر نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا۔

ہاں۔۔۔!رضوان بیگ یعنی۔۔۔"انہوں نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔"

"!"تمہارے رضوان انکل کے بڑے بھائی ہیں محمود بیگ

کیا؟؟؟!!۔۔۔رضوان انکل کے بھائی ؟"اس کی آنکھوں میں واضح حیرت تھی۔"

ہاں !ان کے بھائی"انہوں نے سر ہلا کر اس کی تائید کی۔"

لیکن یہ بات تو رضوان انکل نے کبھی نہیں بتائی کہ ان کے ایک بھائی بھی ہیں؟"اب اس کی" آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن بھی تھی۔

ہمم !نہیں بتائی کسی کو بھی لیکن میں جانتا تھا۔رضوان کے اور اس کے بھائی کے درمیان کچھ" ذاتی اختلافات چل رہے تھے اور آپ تو جانتے ہو بیٹا میں کسی کے بھی ذاتی معاملات میں دخل نہیں دیتا۔ایسا نہیں ہے کہ میں نے ان کے اختلافات کو سلجھانے کی کوشش نہیں کی تھی لیکن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جتنامیں کر سکتا تھا کیا۔اس سے زیادہ مجھے ان کے معاملوں میں دخل دینا مناسب نہیں لگا تھا۔یہ ان دونوں بھائیوں کے آپس کا معاملہ تھااور اب وہ مجھ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں اس کا اندازہ ہے مجھے! خیر۔۔"

انہوں نے گہرا سانس لیا۔

"آپ یہ سب چھوڑو اور مجھے یہ بتاؤ کہ۔۔"

وہ بات کرتے کرتے اچانک رک سے گئے اور نظریں نیچے کئے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے جیسے الفاظ تلاش کرنے لگے۔انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس سے کہیں تو کیسے کہیں؟

حماد ان کے اتنا سوچنے پر حیران ہوا تھا۔ایسی بھی کیا بات ہے جو وہ اپنے بیٹے سے کہنے پر اتنا جھجک رہے ہیں؟

بولیے بابا!۔۔آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر ان کے ہاتھ پر رکھا اور "نرمی سے کہا تو انہوں نے پریشان نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

کیا ہوگا اگر جو حماد نے ان کی بات کو رد کر دیا؟کیا ان کا بیٹا اس دفعہ بھی ان کا مان رکھے گا؟""""

انہوں نے بے اختیار سوچا۔وہ بے حد بے چین نظر آرہے تھے۔

اب کہ حماد اٹھ کر دوبارہ ان کے پیروں میں بیٹھ گیا اور ان کے دونوں ہاتھ دوبارہ اسی نرمی سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھام لیے۔ پھر نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا جو بے چین نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

آپ کو اپنے بیٹے سے کوئی بھی بات کہنے کے لیے اتنا سوچنے یا ہچکچانے کی ضرورت نہیں ہے۔" آپ جانتے ہیں! میں نے آج تک آپ کی کوئی بات نہیں ٹالی اور یہ بھی نہیں ٹالوں گا۔ آپ بس حکم کریں۔۔!"اس نے فرمانبردار بیٹے کی طرح انتہائی نرم لہجے میں کہتے ہوئے گویا ان کی مشکل آسان کرنی چاہی تھی لیکن ابراہیم اصغر اس کی بات پر اسے متحیر سا دیکھ کر رہ گئے۔ وہ ایسے کہہ رہا تھا جیسے یہ کوئی بڑی بات ہی نہ ہو۔ جبکہ وہ جانتے تھے کہ یہ بات اس پر کس قدر بھاری گزرے گی۔ اور وہ اپنے بیٹے کے فرمانبردار ہونے کا فائدہ ہر گز بھی نہیں اٹھانا چاہتے تھے لیکن ان کے پاس یہ بات کرنے کے علاوہ کوئی راستہ بھی تو نہیں تھا۔ اوہ خدایا! وہ کریں بھی تو کیا کریں؟

بیٹا وہ۔۔"اسے دیکھتے ہوئے ان کی آنکھوں میں خوف تھا اگر کہیں حماد نے منع کر دیا تو۔۔"

جی بولیے بابا۔۔!"اس نے نرمی سے ان کا ہاتھ دبایا اور آنکھیں جھپک کر جیسے ان کو تسلی دی۔"

اور اب کی بار ابراہیم اصغر سامنے دیوار کی جانب دیکھتے ہوئے بغیر رکے، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بولتے گئے اور بولتے ہی چلے گئے۔ وہ ایک بار بھی نہیں رکے، اور نہ ہی ایک بار بھی نظریں جھکا کر اپنے بیٹے کی آنکھوں میں دیکھا، دیکھ ہی نہیں سکتے تھے۔ ان میں اتنی ہمت ہی کہاں تھی۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا تم جاننا چاہو گے کہ ان کی بات سنتے ہوئے حماد ابراہیم کے چہرے کے تاثرات کیسے تھے؟؟ ایسے جیسے سمندر کے کنارے پر سالوں کی محنت سے بنایا گیا ریت کا گھر اچانک کی ایک لہر سے بہہ گیا ہو۔ایسے جیسے سالوں کی محنت سے تنکوں سے کھڑا کیا جانے والا گھر صرف ایک ہوا کے جھونکے سے ملیامیٹ ہو گیا ہو۔ان کی باتیں اس کے لیے ایسے طوفان کی طرح تھیں جو سب خوابوں کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر گیا ہو۔

ابراہیم اصغر کا ایک ایک لفظ اس پر واقعی بھاری گزر رہا تھا۔وہ بس سر اٹھائے آنکھوں میں کرچیاں لیے انہیں دیکھ رہا تھا۔کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں؟بے یقینی، حیرت، شاک، سب کچھ ختم ہو جانے کا خوف!اس کی آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ رہی تھیں۔

کچھ دیر بعد جب وہ ان کے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے پلٹا تو اس کے انداز میں واضح شکستگی تھی۔اس نے ابراہیم اصغر کو کوئی جواب نہیں دیا تھا بس خاموشی سے وہاں سے اٹھ آیا تھا۔وہ سر جھکائے شکست خوردہ قدموں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔اس کی سب امیدیں جیسے ٹوٹ چکی تھیں ہاں وہ اتنا مضبوط بھی نہیں تھا،انسان ہونے کی حیثیت سے اسے بھی لگا جیسے سب۔۔سب ختم ہو گیا تھا۔اس نے خالی خالی نگاہیں اُٹھا کر سامنے دیکھا۔

کیا واقعی سب ختم ہو گیا تھا؟اس نے جیسے خود سے سوال کیا۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆☆☆☆☆☆☆

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com